صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 9 دسمبر 2010ء بمطابق 2 محرم الحرام 1432 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ مَن تُدۡخِلِ ٱلنَّارَ فَقَدۡ أَخۡزَيۡتَهُۥ ۖ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنۡ أَنصَارٍ O رَّبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلۡإِيمَـٰنِ أَنۡ ءَامِنُواْ بِرَبِّكُمۡ فَـَٔامَنَّا ۚ رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ O رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ ٱلۡمِيعَادَ۔

(ترجمہ): اے ہمارے پروردگار بے شبہ آپ جس کو دوزخ میں داخل کریں اس کو واقعی رسوا ہی کر دیا اور ایسے بے انصافوں کا کوئی بھی ساتھ دینے والا نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے پکارنے والے کو سنا کہا ایمان لانے کے واسطے اعلان کر رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرما دیجئے اور ہماری بدیوں کو بھی ہم سے زائل کر دیجئے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔ اے ہمارے پروردگار اور ہم کو وہ چیز بھی دیجئے جس کا ہم سے اپنے پیغمبروں کی معرفت آپ نے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کیجئے یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

Syed Qalbe Hassan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: جی۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، په کوهاټ کښې چه کومه دهماکه شوې ده د هغې په باره کښې څه وئیل غواړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر، په هغه دهماکه کښې بې شمیره خلق شهیدان شوی دی، زهٔ د دغې دهماکې په باره کښې لږې خبرې کول غواړم۔

جناب سپیکر: ہاں، دعا ہو جائے۔ مفتی سید جانان صاحب۔

سید قلب حسین: سپیکر صاحب! یو دوه منټه که ما ته راکړئ۔

جناب سپیکر: دعا کوئ؟

سید قلب حسین: د دعا دغه هم کومه، په هغې باندې لږ غوندې څه وئیل غواړمه۔

جناب سپیکر: نه دعا به اوکړو، دا خبرې به بیا وروستو اوکړئ چه دا 'کوئسچنز آور' تیر شی، دعا که کول غواړئ خو چه اوس مفتی صاحب ورته دعا اوکړی۔ جناب مفتی سید جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر کوہاٹ بم دھماکے میں شہید ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: شکریه مفتی صاحب۔ 'کوئسچنز آور' : محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

جناب محمد جاوید عباسی: سر، سوال سے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ کورم چونکہ پورا نہیں ہے، میرا نام آپ نے پکارا ہے، میں چاہتا ہوں کہ، شاید پھر یہ کارروائی ہو بھی جائے اور پھر شاید اگلے ٹائم پر نہیں ہو سکے گا۔۔۔۔

Mr. Speaker: Countdown, please.

جناب محمد جاوید عباسی: اور بڑے دکھ کی بات ہے کہ یہ اتنی دیر کیوں کرتے ہیں؟

Mr. Speaker: Countdown, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کم دی کنہ! دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: آج اصل میں 'پرائیویٹ ممبر ڈے ہے'، یہ تو سب ممبران کا اپنا دن ہے تو آج ان کا اس طرح دلچسپی نہ لینا تو زیادتی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب! حکومت کورم پورا کرنے میں دلچسپی نہیں لیتی۔

جناب سپیکر: حکومت کی اپنی جگہ ہے، وہ تو ہونا چاہیئے۔

جناب محمد جاوید عباسی: حکومت اگر اپنے ممبران کو پابند کرے تو پھر آئندہ کیلئے کورم کا مسئلہ پیدا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ہے لیکن آج کا دن خصوصی دن ہوتا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں جی۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں جی۔ جب کورم پوائنٹ آؤٹ ہو جائے تو کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ خومره پکار دی اوس؟ 34، Countdown, please۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: Thirty۔ دس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بیرسٹر صاحب! اب تو پورے ہیں کہ نہیں، اب بھی نہیں ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب، اب پورے ہیں سر۔

جناب سپیکر: پورے ہو گئے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: اب پورے ہیں سر۔

جناب سپیکر: چلو شکر ہے، چلیں شکر ہے جی۔ 'کوئسچنز آور' ۔ بس یہ تیار نہیں تھا اور یہ پڑھا نہیں تھا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، اب آپ سمجھ گئے جی، لودھی صاحب آپ کو سمجھتے ہیں۔ جاوید عباسی صاحب، 'کوئسچنز آور' ۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب! یو ضروری خبره وه۔

جناب سپیکر: هغه د 'کوئسچنز آور' نه پس جی۔

جناب محمد علی خان: نه جی، دعا هم کومه، زمونږ ایجنسئ کښے دهماکه شوے ده۔

جناب سپیکر: د مهمندو ایجنسئ د پاره؟

جناب محمد علی خان: د هغے دعا نه ده شوے، د کوهاټ هغه اوشوه او هغه نه ده شوے۔

جناب سپیکر: هاں هاں۔ نه هغه هغوی پوائنټ آوټ کړو کنه نو چه کوم آنریبل ممبر کوم شے اووائی نو مونږ په هغے باندے چلیږو۔

جناب محمد علی خان: زۀ هغه وخت کښے نه وومه، لیټ راغلم۔

جناب سپیکر: اوس تاسو پوائنټ آوټ کړو، بالکل جی دا خو د خیر بنیګړے خبره ده۔

جناب محمد علی خان: او جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، مفتی کفایت الله صاحب! د مهمندو ایجنسئ د پاره هم دعا اوغواړئ جی۔

(اس مرحلہ پر مہمند ایجنسی کے دھماکے میں شہید ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: شکریہ مفتی صاحب۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Muhammad Javed Abbasi Sahib, Question No. ji?

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Sir, Question No. 712.

جناب سپیکر: جی۔

* 712۔ <u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے پولیس میں بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں پولیس کی نئی فورس بنانے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبے میں محکمہ نے پولیس میں کتنی بھرتیاں کی ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز نئی فورس میں ہر ضلع سے کتنے افراد کو بھرتی کیا جائے گا؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) محکمہ پولیس نے سال 2009ء میں مندرجہ ذیل اضلاع میں بھرتیاں کی ہیں:

ضلع	ضلع وائز بھرتی	ضلع	ضلع وائز بھرتی
پشاور	396	کوہستان	38
چارسدہ	45	بنوں	330
نوشہرہ	61	لکی	94
مردان	431	ڈی آئی خان	0
صوابی	70	ٹانک	0
کوہاٹ	170	سوات	105
ہنگو	110	شانگلہ	0
کرک	48	بونیر	0
ایبٹ آباد	49	دیر لوئر	101
ہری پور	61	دیر اپر	123
مانسہرہ	3	چترال	78
بٹگرام	4	ایف آر پی	1978
ٹوٹل			4285

جہاں تک سپیشل فورس یا نئی فورس کے قیام کے بارے میں سوال پوچھا گیا ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت نے بذریعہ چٹھی نمبر BO-III/FD/7/1/2009-10 مورخہ 05-08-

2009آسامیاں ایلیٹ فورس کیلئے منظور کی ہیں، ان آسامیوں پر سابقہ فوجی افسروں اور اہلکاروں کو بھرتی کیا جائے گا۔آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔ یہ افراد کنٹریکٹ کی بنیاد پر عرصہ دو سال کیلئے بھرتی کئے جائیں گے، عرصہ 2009-07-01 سے تصور کیا جائے گا۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد آسامیاں
1	ایس پی، بنیادی تنخواہ18	5
2	ڈی ایس پی، بنیادی تنخواہ17	7
3	انسپکٹر، بنیادی تنخواہ16	20
4	سب انسپکٹر، بنیادی تنخواہ14	100
5	اسسٹنٹ سب انسپکٹر، بنیادی تنخواہ9	100
6	ہیڈ کانسٹیبل، بنیادی تنخواہ7	500
7	کانسٹیبل، بنیادی تنخواہ5	1768
	ٹوٹل	2500

ان2500آسامیوں کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اضلاع	تعداد آسامیاں	نمبر شمار	نام اضلاع	تعداد آسامیاں
1	پشاور	396	7	سوات	931
2	مردان	49	8	شانگلہ	179
3	کوہاٹ	103	9	بونیر	199
4	ہنگو	261	10	مختلف پلاٹونز	103
5	بنوں	95	11	آفیسرز	12
6	ڈی آئی خان	172			
ٹوٹل		2500			2500

اسی طرح ویلج پولیس بذریعہ سپیشل پولیس آفیسر ملاکنڈ ڈویژن کیلئے 6725آسامیوں کی منظوری بذریعہ صوبائی حکومت چٹھی نمبر BO-III/FD/7/1/2009-10 مورخہ 2009-07-23 دی گئی ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

تعداد آسامیاں	نام اضلاع	نمبر شمار
3725	سوات	1
800	بونیر	2
600	دیر اپر	3
800	دیر لوئر	4
800	شانگلہ	5
6725	ٹوٹل	

مندرجہ بالا آسامیوں کو عرصہ دو سال کی مدت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، ان افراد کو مبلغ دس ہزار روپے ماہانہ ادا کئے جائیں گے جبکہ ایک ہزار روپے سالانہ بطور یونیفارم الاؤنس دیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب سپیکر، میں سپلیمنٹری کوسچن میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ ذرا اس میں دیکھیں کہ جو تعداد انہوں نے دی ہے تو جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹ وائز پولیس کی بھرتی کی ہے اور اس میں 4285، میں نے پوچھا تھا کہ صوبہ سرحد کے اندر ایک نئی فورس بنائی گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہے کہ جی ہاں، ہم نے نئی فورس بنائی ہے۔ جناب سپیکر، انہوں نے ریکروٹمنٹ کی ہے کوئی 10225 آدمیوں کی، یہ کل آدمی جو بنتے ہیں سر، تو تقریباً 14000 آدمی ریکروٹ کئے گئے ہیں۔ جناب، ڈسٹرکٹ وائز پہ تو میں بعد میں آتا ہوں لیکن پہلے جو سپیشل فورس بھرتی کی گئی ہے جناب سپیکر، جو ہمارے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی ہے کہ اگر اس کو نام دیا گیا ہے کہ صوبے کیلئے ہم نے نئی فورس بنائی ہے لیکن بد قسمتی سے اس میں صرف سولہ ڈسٹرکٹس کو شامل کیا گیا ہے، باقی ہمارے جو ڈسٹرکٹس ہیں جناب سپیکر، ان کو بالکل انہوں نے، یعنی وہاں سے کوئی آدمی شامل نہیں کیا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ پوری ہوتیں تو اس کو یہ شامل کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور جناب سپیکر، یہ میں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, janab honorable Minister for Law.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میری ان کے ساتھ بات ہے، میں کر لوں تاکہ اس کا جواب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں جی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تنولی صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ خالی کوئسچن پوچھا کریں، اس پر تقریر نہ ہو۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ہے، کوئسچن بتادیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک ان کا سکینڈل چل رہا ہے، اس طرف بھی یہاں سارے سکینڈلز چلیں گے کہ اتنی بڑی تعداد میں ہوئے ہیں تو کوئی ہمارا چیک ہونا چاہیئے تھا جس کی ہمیں تفصیل بتائی جائے جناب۔

جناب سپیکر: جی تنولی صاحب! آپ کا کیا کوئسچن ہے؟ جی، حبیب الرحمان تنولی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: کہ جو جواب دیا گیا ہے، اس میں ساری جو Statement بیرسٹر صاحب نے دی ہے، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ اگر ملاحظہ فرمائیں تو مانسہرہ میں صرف تین کانسٹیبل ریکروٹ ہوئے ہیں تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ اس کی کوئی وضاحت کریں کہ آیا یہ تین خالی کانسٹیبل بھرتی کئے گئے ہیں، اس نیت سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب! میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو آنریبل ممبر نے سارے صوبے کیلئے پولیس کی بھرتی کا پوچھا ہے، اس نے سال کا نہیں پوچھا تو کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ انہوں نے جو لسٹ دی ہوئی ہے، یہ صرف ایک سال کی ہے یا تین سال کی ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بس اس کے بعد No supplementary ، زیادہ سپلیمنٹری، جی تین سے زیادہ نہیں ہونے چاہیئں۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو آپ نے دیکھا کہ 4285 کا انہوں نے ذکر کیا لیکن اس میں پورے ہزارہ ڈویژن جس میں پانچ ڈسٹرکٹس آتے ہیں، ہری پور، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بٹگرام اور کوہستان، ان سب سے تقریباً 155 آدمی انہوں نے بھرتی کئے ہیں جو کہ One fourth ہے، آبادی کے لحاظ سے ہزارہ ڈویژن One fourth ہے پورے صوبے کا، تو وہاں سے صرف 155 پانچ ڈسٹرکٹس سے لئے گئے ہیں، یہ ناانصافی ہے جناب۔

Mr. Speaker: Ji, honorable Law Minister Sahib, on behalf of Chief Minister Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ سب سے پہلے تو یہ گزارش ہے کہ اگر سوال کو شروع سے دیکھیں تو یہ 2009ء سال سے متعلق ہے، اس وقت کی بھرتیاں ہیں۔ پھر یہ ہے کہ اس وقت صوبے کی جو Overall Situation تھی اور جتنے بھی Terrorism سے Affected districts تھے تو ان کو تین کیٹگریز میں Divide کیا گیا اور جو زیادہ Sensitive تھے، جہاں پر لاء اینڈ آرڈر سیچویشن بہت خراب تھی تو وہاں پر ریکروٹمنٹ کی گئی، لہذا اس وقت کے لحاظ سے ہزارہ کی پوزیشن ٹھیک تھی، بعد میں تھوڑے بہت پرابلمز ہوئے ہیں لیکن اس کے بعد بھرتیاں بھی ہزارہ میں ہوئی ہیں۔ اگر Latest figures کا اب یہ دوبارہ کہیں اور ان کا سوال آجائے کیونکہ جواب بھی پہلے آچکا تھا اور کافی عرصہ اس کو ہو گیا ہے۔ دوسرا یہ ہے جی کہ جہاں تک یہ نئی آسامیاں ہیں، کوئی 6725 جو ہیں، یہ صرف ملاکنڈ کیلئے ہیں، دو سال کیلئے ہے۔ چونکہ اس وقت حالات ٹھیک نہیں تھے اور جنگ کا سماں تھا تو دو سال کیلئے کوئی 6700, 7000 کے قریب کنٹریکٹ پر لئے گئے تھے تو یہ Temporary ہیں، کوئی Permanent نہیں ہیں اور یہ باقی بھی جو تقریباً ڈھائی ہزار ہیں جو ایلیٹ فورس کو دیئے گئے ہیں 2009-08-05 کو، یہ جو پچیس سو آسامیاں ہیں، یہ بھی Contractual jobs ہیں تو جو Permanent jobs ہیں وہ سب سے اوپر آئے ہیں اور وہاں پر تقریباً سب کو نمائندگی ملی ہے مانسہرہ کے، واقعی ان کے تین ہیں تو ان کو Satisfy کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اور محکمہ کیساتھ اٹھالیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: جو اس کا پھر طریقہ نکلتا ہے، کیونکہ Exact اس کی ڈیٹیل اب مجھے نہیں معلوم، ڈیپارٹمنٹ والے موجود ہیں تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر انشاء اللہ ان کو Satisfy کرلیں گے کہ وجہ کیا ہے؟ Otherwise جیسے میں نے گزارش کی کہ یہ کیٹگری وائز اور 2009ء میں جو سیچویشن تھی تو اس وقت یہ Temporary کنٹریکٹ کے اوپر لئے گئے ہیں جو کہ Permanent نہیں ہیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: یہ Permanent نہیں ہیں، ان کا مطلب ہے کہ شکر کریں کہ آپ کے ڈویژن کے حالات اچھے تھے اور آپ کو خدا نے بچایا ہے، یہ تو ان ضرورتمندوں کیلئے بھرتی ہوئی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سوال نمبر بتائیں، دوسرا۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، یہ میں سوال نمبر 712 کی بات کر رہا ہوں، ابھی تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات تو ختم ہو چکی۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں، میں کہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ دوسرا سوال لے آئیں نا؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، دوسرا نہیں، ہم کہتے ہیں جناب سپیکر کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، یہ پورے صوبے کے معاملات ہیں، پولیس کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: اس کا نوٹس دے دیں اور طریقہ ہے اس کا، آپ بیرسٹر صاحب ہیں، آپ اس پہ قانونی طریقے سے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، اگر نوٹس دے دیں گے تو پھر یہاں ڈسکشن ہو گی اور کمیٹی کے حوالے نہیں کر سکتے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: وہ کرلیں نا، وہ تو آپ کا حق بنتا ہے لیکن اس وقت 'کوئسچنز آور' سے ڈیبیٹ نہیں بنتی۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، دو Remedies ہیں یا تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے یا اس کا نوٹس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ریکویسٹ کرلیں ناجی۔

جناب محمد جاوید عباسی: اگر نوٹس دیتے ہیں تو پھر جناب کمیٹی کے حوالے نہیں ہوگا، جب یہاں ڈسکشن ہو جائے گی، میں کہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، وہاں ہم کمیٹی کے سامنے اس کو ڈسکس کرنا چاہتے ہیں، ان کیلئے بھی آسانی ہے اور آئندہ کیلئے کوئی بات ثابت نہیں کرے گا۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر!

جناب سپیکر: جی، شازی خان صاحب۔

وزیر خوراک: سر، جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں، اس سے پہلے ان کا ایک کوئسچن اس ہاؤس میں آیا تھا کہ صوبے میں کس ضلع میں پولیس کی کتنی تعداد ہے، تو ان کے جواب میں آیا تھا کہ صوبے میں سب سے کم پولیس کی تعداد مردان، پشاور یعنی جو جو آبادی تھی تو اس کے حساب سے ان کو اس وقت جواب دیا گیا تھا۔ اب یہ جو کوئسچن ہے تو یہ بہت پہلے کا ہے اور اس کے بعد ہزارہ ڈویژن میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ پولیس آفیسرز بھرتی ہو چکے ہیں اور جو چیزیں ہیں تو ان کو فراہم کردی جائیں گی۔

جناب سپیکر: ایک ہزار سے زیادہ ہو چکی ہیں۔

وزیر خوراک: بھرتیاں ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بیرسٹر عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میرا یہ کبھی اعتراض نہیں رہا کہ کیوں بھرتیاں ہوئی ہیں اور کیوں غلط کی گئی ہیں؟ میں صرف یہ پوچھ رہا تھا کہ جو بھرتیاں کی گئی ہیں، میرا کوئسچنوں کے بارے میں تھا کہ کیا وہ بھرتیاں ٹھیک تھیں؟ اگر ٹھیک تھیں اور آپ نے نئی فورس بنانا تھی تو تمام ڈسٹرکٹس کو آپ لوگ دے دیتے، اگر کسی کو دس دیتے، کسی کو پانچ دیتے، اگر انہوں نے ہزار آدمی بھرتی کئے تو آج منسٹر صاحب جواب دیتے تو آپ ہزار آدمیوں کی لسٹ دے دیتے کہ جی یہ نئے ہزار آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ کمیٹی کے حوالے ہو جائے تو ہم سوال اسلئے پوچھتے ہیں کہ اس کا کوئی حل نکالنا چاہیئے، اسلئے نہیں پوچھتے کہ وقت بھی ضائع کیا جائے اور جواب سے بھی مطمئن نہ ہوں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ پوچھ لیتے ہیں ہاؤس سے کہ وہ کمیٹی کے حوالے کرنا چاہ رہے ہیں کہ نہیں؟

وزیر قانون: بالکل سر، آپ ہاؤس سے بھی پوچھ لیں لیکن اتنی گزارش ہوگی کہ ہر چیز کو زبان، رنگ اور نسل کی بنیاد پر نہ دیکھا جائے۔ حکومت ایڈمنسٹریٹیو بنیادوں پر ہوتی ہے اور جہاں پر ضرورت پڑتی ہے تو وہاں پر فورسز، کل کو خدانخواستہ ہزارہ کے حالات خراب ہوتے ہیں، شاید وہاں پر ہم دس ہزار لوگ لے لیں، یہ چیز ٹھیک نہیں کہ یہ پشاور میں لیے گئے ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان میں لیے گئے ہیں اور ہزارہ میں نہیں ہوئے، یہ غلط Trend ہے، اس کو Encourage نہیں کرنا چاہیئے۔ تھینک یو جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، یہ ہم پہ الزام ہے اور ہم نے کبھی بھی علاقائی بنیاد پہ بات نہیں کی ہے، ہم نے صرف لوگوں کے حقوق کی بات کی ہے۔ یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ انہوں نے کہا ہے، آپ ہمارا ریکارڈ دیکھ لیں الحمدللہ، ہمارا تعلق اس جماعت سے پہلے کا ہے جو پاکستان کی بنیاد۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it, the motion is dropped. Next Question, Javed Abbasi, next Question.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھ انصاف نہیں ہوا، لہذا میرا دوسرا کوسچن جو میں نے کرنا تھا تو جناب، میں اس کو Press نہیں کرتا، اسلئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھ اس ہاؤس میں، میں پورے صوبے کی بات کر رہا تھا، میں سچ بتا رہا تھا اور وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے کہ جو سوال میں نے پوچھا تھا، اس میں یہ یہ گڑبڑ تھی، اسلئے یہ جواب نہیں دیا گیا جناب، جس طرح آج ہوتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک تھا۔

جناب محمد جاوید عباسی: اسلئے میں احتجاجاً یہ دوسرا سوال نہیں لے رہا۔

Mr. Speaker: Javed Tarakai Sahib. Javed Tarakai Sahib, Question number? Not present. Shazia Tehams Bibi, not present.

آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ جو جواب آیا ہے نا، یہ مذکورہ کمیٹی بڑی Outdated قسم کی ہے، بڑے Aged اور ایسے لوگ اس میں ڈالے ہیں جو شاید ان کا، (مداخلت) جی میرے خیال میں ارباب صاحب بھی اس کا Favour کر رہے ہیں کہ اتنے بوڑھے بوڑھے لوگوں کو اس میں کیوں ڈالا ہوا ہے جن بیچاروں کو ایمبولینسوں میں لادینگے؟

وزیر قانون: اس میں ابھی Latest، یہ جواب چونکہ پرانا تھا، ابھی Latest آ گیا ہے، اس کی Latest composition اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں بتادوں آپ کو۔ یہ بدل گئے ہیں، اس کو Change کر دیا گیا ہے جی اور نیا نوٹیفیکیشن آ گیا ہے، نئے لوگ آ گئے ہیں بیچ میں اور کافی سارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نئے لوگ آ گئے ہیں؟

وزیر قانون: بالکل جی، اس میں ابھی محمد اسحاق صاحب، شرافت علی مبارک صاحب ہیں، شوکت علی خان، عثمان بشیر بلور، امان اللہ خان مہمند، سہیل حشمت، عنایت خان، حاجی وارث خان آفریدی، یہ لوگ ابھی نئے ہیں، جو نوٹیفیکیشن ہوا ہے CPLC کا، ابھی یہ ہے تو یہ پرانا Version ہے، چونکہ سوال کافی پرانا ہے تو جواب بھی پرانا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں اچھا ہے کہ کچھ Improvement آپ لوگوں نے کر لی، ورنہ یہ اہم کمیٹی ہے، اس کو اتنے بڑے بزرگوں پہ، وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن کمیٹی کی پرفارمنس بھی ہونی چاہیئے۔ جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 804۔

جناب سپیکر: جی۔

* 804۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت بم دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات میں ہلاک شدگان اور زخمیوں کو مالی امداد فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں یکم اپریل 2008ء سے تاحال دہشت گردی کے کتنے واقعات ہوئے ہیں، ان میں ہلاک شدگان اور زخمی ہونے والے (عام شہریوں) کی تعداد، نام، پتہ اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن ہلاک شدگان اور زخمیوں کو امداد دی جا چکی ہے، ان کی مکمل تفصیل، نیز جن کو تاحال امداد نہیں دی، اس کی وجوہات بتائی جائیں اور ان کو کب تک امداد دی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں۔

(ب) (i) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں یکم اپریل 2008ء سے لیکر جولائی 2009ء تک دہشت گردی کے کل 35 واقعات ہوئے ہیں جن میں 120 افراد ہلاک اور 598 زخمی ہوئے۔

(ii) کل 120 ہلاک شدگان اور 598 زخمیوں میں سے 97 ہلاک شدگان اور 304 زخمیوں کو معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے جبکہ 23 ہلاک شدگان اور 152 زخمیوں کا معاوضہ باقی ہے، جونہی حکومت کی طرف سے رقوم مہیا کی جائیں گی تو مذکورہ ہلاک شدگان کے ورثاء اور زخمیوں کو فوری طور پر معاوضہ ادا کر دیا جائے گا جبکہ باقیماندہ 142 زخمی جو کہ معمولی نوعیت کے ہیں، ان کیلئے حکومت کی طرف سے کسی قسم کا معاوضہ مختص نہیں ہے، صرف مفت طبی سہولت میسر ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

جناب سپیکر: سپلیمنټري سوال پکښے شته جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ اس میں سر میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اگر یہ اس کے مندرجات کو دیکھیں، حکومت کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ بم دھماکوں میں جو زخمی ہوتے ہیں یا بم دھماکوں میں ہلاک ہو جاتے ہیں، شہید ہو جاتے ہیں تو ان کو چند دنوں کے اندر پیسے دے دیتے ہیں۔ سر، یہ آپ دیکھیں، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے متعلق میں نے پوچھا ہے، یکم اپریل 2008ء سے، جس دن سے گورنمنٹ Install ہوئی تو جولائی 2009ء تک دہشت گردی کے پینتیس واقعات ہوئے ہیں جن میں ایک سو بیس افراد ہلاک اور آٹھ سو پچانوے زخمی ہوئے۔ اس کے متعلق سر وہ کہتے ہیں کہ تئیس ہلاک شدگان اور ایک سو باون زخمیوں کا معاوضہ باقی ہے، جونہی حکومت کی طرف سے رقوم مہیا کی جائیں گی تو ہلاک شدگان کے ورثا اور زخمیوں کو ہم دے دیں گے۔ تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ جولائی 2009ء کے بعد ایک ڈیڑھ سال مزید بھی گزر گیا ہے اور یہ اس وقت کے فگرز ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب! اس کا پیسہ کہاں سے آتا ہے حکومت کو؟

وزیر قانون: جی، فنانس ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ذرا ایک منٹ، یہ مفتی صاحب بھی کچھ کہہ رہے ہیں۔ جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زۀ جی دا گزارش کوم چه د پوره صوبے د پاره دا قانون دے او که د یوے ضلع د پاره قانون دے؟ که دا د صوبے د پاره وی نو منسټر صاحب د

مونږ ته دا جواب راکړی چه ضلع هنگو کښے څومره خلق مړه دی او څومره خلقو ته معاوضه ملاؤ ده او چا ته نه ده ملاؤ؟

جناب سپیکر: دا خو نوے کوئسچن شو کنه؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! د اسرار خان دا سوال ډیر اهم دے جی۔ تاسو ته به یاد وی چه دلته زمونږ د گورنمنټ منسټر یو ځل نه بلکه دوه درے ځله دا ایشورنس ورکړے وو چه په هفته کښے به دا چیک ملاویږی او زۀ به تاسو ته خواست کوم چه تاسو هغه ریکارډنگ د منسټر صاحب رااوباسئ، هغے کښے بشیر بلور صاحب هم دے او کیدے شی چه زمونږ بیرسټر صاحب یا دا بل هم وی نو مقصد دا دے چه دیکښے دوه وعدے خو دی چه یو د زخمی او یو چه کوم شهید شوے وی جی، یو دا وه چه د چا املاک تباه شوی دی، هغوی ته به هم ورکوؤ جی نو اوسه پورے خو دوئ په دیکښے سر ته نه دی رسیدلی چه څوک زخمی دے، هغوی ته ورکړی او څوک چه شهیدان دی نو زما خیال دے چه دیکښے، تاسو ته به زما دا گزارش وی چه که تاسو د منسټر دا جواب رااوباسئ او دلته مونږ ته هغه راوړئ چه منسټر صاحب دلته په دے هاؤس کښے مونږ ته ایشورنس راکړی۔ دلته مونږ په دوئ باندے اعتماد اوکړو نو د منسټر صاحب په هغه خبره باندے گورنمنټ عمل ولے نه کوی؟ نو چه دا څومره په دے صوبه کښے دی چه په دے باندے هم په دوټوک الفاظو سره خبره اوشی چه په ټوله صوبے کښے چه چرته هم دی، ما ته خپله هم دوه زخمیان راغلی وو، تقریباً درے کاله ئے اوشو جی چه هغوی ته نه دی ملاؤ شوی نو یو آواز باندے که منسټر صاحب پاڅی او دا سے خبره اوکړی چه په هفته کښے، په لسو ورځو کښے یا په پینځه کښے، چه څومره په صوبه کښے دی هغوی ته به دا پیسے هم ملاؤ شی او که چرته چا کوتاهی کړے وی نو هغوی ته به دوئ لږ یو هغه غوندے هم ورکړی، Dose غوندے هم ورکړی چه د منسټر خبره دلته اوشی نو پکار دا ده چه په هغے باندے د عمل اوشی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Ji, Saqibullah Khan. No more supplementary۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ هم دا پرابلم دے۔ سلیمان خیلو کښے جی تقریباً درے څلور هفتے مخکښے په یو جمات باندے اټیک شوے وو نو مخکښے خو د هغه یو کورنئ نه لس دولس کسان شهیدان شو۔ دا پروسیجرز چه دی سر، دا اوس هم Bureaucratic hurdles د وجے نه بند دی جی، هغه عاجزان چه د څلویښتمے پورے ځان سنهبالوی نو څه کیږی نه جی او چه بیا راشی نو په دفترو کښے منډے وهی۔ پکار دا ده چه کوم پروسیجر منسټر صاحب یا حکومت جوړ کړے دے چه هغهAdopedشی جی۔ زما ریکویسټ هم دغه دے چه په دے باندے عمل اوکړی۔

Mr. Speaker: چه هغه اډاپټ شی ۔ Ji, honorale Law Minister Sahib on behalf of Chief Minister Sahib, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زۀ خو جی د ټولو نه مخکښے ایوان کښے معذرت کومه، دا واقعی ډیره د شرم خبره ده او د فکر خبره ده زمونږ د پاره چه دا ولے لیټ شو۔ یو خو دا جواب هم زوړ دے، latest چه کوم فګرز دی، د هغے مطابق چه کوم Outstanding، چه کوم شهداء دی یا چه کوم وفات شوی دی نو د ستره کسانو Compensation پاتے دے او چه کوم Major injured دی، هغه 81 پاتے دی نو بالکل جی دا پکار وو چه On record شوے وے۔ د دے د پاره مخکښے مشکلات وو چه چیف منسټر صاحب به په دیکښے Approval ورکولو خو چیف منسټر صاحب وئیل چه یره دا Approval، زما لکه حاجت په دیکښے نشته۔ یو پالیسی جوړه شوه او کمشنرانو صاحبانو ته مونږه په ډویژنل لیول باندے پیسے اولیږلے چه یره داسے خدائے مه کړه څه کیږی نو تاسو په خپل ډویژن کښے ذمه دار یئ، ډی سی او له پیسے ورکوئ یا څنګه کوئ نو مونږ خو دوئ ته، دے افسرانو ته، بیوروکریسی ته د دے شی بالکل مکمل اختیار ورکړے دے او دا واقعی Embarrassment دے زمونږ د پاره چه مونږه نن دا جواب ورکوؤ چه یره مونږ ولے نه دی ورکړی خو بهرحال مونږ به بیا یو ایشورنس ورکړو چه انشاء

الله ډیر ټائم نه وی نو په دوه هفتو کښے که خیر وی Within two weeks به کوشش کوؤ چه یره دا سر ته اورسی۔

جناب سپیکر: Thank you very much خو چه دا دوه هفتو کښے جی چه دا تاسو کوم ایشورنس ورکړو چه دا Implement شی جی۔

وزیر قانون: انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: دو ہفتوں میں ابھی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! اس میں مسئلہ یہ ہے کہ، اگر مجھے سن لیا جائے سر، اس میں جو پیسے ریلیز کرتے ہیں، وہ ایک Specific account ہوتا ہے اور اس میں بعض اوقات نیچے لیول پہ کھلے بھی ہو جاتے ہیں۔ Ultimately suffer وہ کرتے ہیں جن کے شہداء ہیں اور زخمی ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم ایشو ہے اور اس کو آپ کمیٹی کو ریفر کرا دیں، چونکہ منسٹر صاحب نے بھی اپنی مجبوری ظاہر کر دی ہے اور اس کے Terms of Reference میں میں کہتا ہوں کہ آنریبل اپوزیشن لیڈر کو بھی رکھا جائے اور اس کے علاوہ اگر چند ایک پارلیمانی لیڈرز آپ اور رکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا ہمیشہ کیلئے سدباب ہو سکے کیونکہ یہاں پہ اگر گورنمنٹ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم ہفتے کے اندر ریلیز کرتے ہیں اور ڈیڑھ ڈیڑھ سال سے یہ کیسز لٹکے ہوئے ہیں اور ابھی بھی وہ کہتے ہیں کہ سترہ شہداء ہیں اور اس کے علاوہ اکیاسی کے قریب زخمی ہیں اور اس میں سر، آپ دیکھیں کہ یہ جو ادائیگی ہوئی ہے تو مرکزی فنڈ سے ہوئی ہے، صوبائی فنڈ کا اس میں ذکر تک نہیں ہے۔ یہ پہلے صفحے کو آپ دیکھیں، یہ جو ایف آئی آر چاک ہوئی ہے 06-06-2008 کو، اس میں کہتے ہیں کہ مرکزی فنڈ سے تین تین لاکھ روپے ملے ہیں، صوبائی فنڈ سے صرف ایک بندے کو پچاس ہزار ملے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ پارلیمانی لیڈرز کی جو بات کر رہے ہیں، لاء منسٹر صاحب اور یہ بریک میں یا ہاؤس جب ایڈجرن ہو جائے تو اس کے بعد یہ سارے بیٹھ کر اس کیلئے پکا لائحہ عمل بنائیں گے کیونکہ یہ انسانی ہمدردی کا مسئلہ ہے، ایک تو وہ ویسے تباہ ہو جاتے ہیں اور پھر جو تھوڑی بہت Compensation ہے، وہ بھی لیٹ ہو جاتی ہے تو یہ Embarrassing ہے، بہت Embarrassing ہے، انسانیت کیلئے Embarrassing ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، آپ کی رولنگ کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں لیکن میری گزارش یہ ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے ابھی دو ہفتے مانگے ہیں نا، اس کو انشور کر لیں کہ اس کی دو ہفتے میں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، تب تک اس کو پینڈنگ رکھ لیں کیونکہ یہ ڈیڑھ سال کے بعد آیا ہے، Next time, next time اگر یہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: This is kept pending for two weeks.

منسٹر صاحب نے ایشورنس کر لی ہے۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Okay, okay.

جناب سپیکر: دو ہفتے میں اگر نہیں ہوا تو اس پہ آپ پھر اٹھ سکتے ہیں۔ محمود عالم صاحب، محمود عالم صاحب سوال نمبر؟

جناب محمود عالم: سوال نمبر 720۔

جناب سپیکر: جی۔

* 720 _ جناب محمود عالم: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات کے زیر نگرانی WWF نامی این جی او کام کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے حلقہ نیابت پی ایف 62 پالس میں ایک پرندہ جھجیل کے نام سے مشہور ہے جو کثیر تعداد میں موجود ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پرندے کی حفاظت کیلئے ایک ریٹائرڈ کنزرویٹر کے زیر نگرانی کام ہو رہا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) WWF نے مذکورہ پرندے کی حفاظت کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؛

(ii) گزشتہ دس سالوں کے دوران این جی او کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی نہیں، WWF ایک خود مختار غیر سرکاری ادارہ ہے جو کہ محکمہ ماحولیات کے زیر نگرانی کام نہیں کرتا بلکہ اپنی پالیسیاں اور ترجیحات خود متعین کرتا ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج)اس وقت کوئی بھی ریٹائرڈ کنزرویٹر جھجیل کی حفاظت کے کام کی نگرانی پر مامور نہیں، البتہ ماضی قریب میں WWF نے ایک پراجیکٹ کے عملدرآمد میں کردار ادا کیا۔

(د) (i) WWF سے متعلق تمام کاموں کی تفصیل اسی ادارے کی دسترس میں ہے۔

(ii) چونکہ مذکورہ این جی او محکمہ ماحولیات کے ماتحت کام نہیں کرتی اور ایک خود مختار غیر سرکاری ادارہ ہے، لهذاان کے مالی اخراجات کی تفصیل صرف وہی فراہم کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری پکبنے شتہ جی؟

جناب محمود عالم: جی جی۔ اس میں میں نے کہا ہے کہ محکمہ ماحولیات کے زیر نگرانی WWF این جی او کوہستان میں کام کرتی ہے جبکہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ نہیں کرتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں میری یہ شکایت ہے کہ اس وقت کوئی ریٹائرڈ کنزرویٹر جھجیل کی حفاظت کیلئے وہاں کام نہیں کر رہا، تو میں منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ WWF نامی این جی او وہاں پہ محکمہ ماحولیات کے زیر نگرانی کام نہیں کرتی تو یہ تو تقریباً گزشتہ دس سالوں سے وہاں پہ انہوں نے اربوں کے حساب سے میرے حلقہ پالس میں کام کئے ہیں، وہاں زمین بھی کچھ کم نہیں ہے، بالکل اربوں کے حساب سے انہوں نے وہاں پہ مطلب ہے کہ پیسے لگائے ہیں تو ہم کس کے پاس جائیں؟ اگر محکمہ ماحولیات کے زیر نگرانی وہ کام نہیں کرتی ہے تو آیا یہ کس محکمہ کے شاگرد ہیں، مجھے یہ سمجھ نہیں آئی؟ پہلے مجھے یہ بات واضح ہو جائے کہ اگر یہ WWF این جی او مطلب آزاد ہے کہ پراونشل گورنمنٹ یا فیڈرل گورنمنٹ کے زیر نگرانی کام کرتی ہے، یہ بات واضح ہو جائے تو اس کے بعد مطلب یہ ہے کہ وہ کر سکتا ہوں جی۔ آیا یہ کس محکمہ کے Under کام کر رہی ہے کیونکہ اتنا پیسہ WWF نے گزشتہ دس سالوں میں لگایا ہے لیکن ابھی تک اس کا کوئی ریزلٹ سامنے نہیں آرہا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عباسی صاحب، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس پہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا جز (ب) جناب سپیکر، اگر آپ دیکھ لیں تو اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ 21 لاکھ 14 ہزار مکعب فٹ لکڑی جو ہے-----

آوازیں: یہ سوال نہیں ہے، یہ آپ آگے والا سوال دیکھ رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: اچھا، Sorry, Sir۔ جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: (قہقہہ) آپ پرائے کیس پہ چلے گئے ہیں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی میں ذرا آگے چلا گیا تھا۔

(قہقے)

جناب سپیکر: بیرسٹر صاحب! تو عدالت میں کیا کریں گے؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، یہ کیس ذرا Cause list میں تھا سر۔

Mr. Speaker: Ji, Forest Minister Sahib.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جاوید عباسی صاحب ډیر جذبات لری جی او په خپلو جذباتو کښے اکثر د کنټرول نه بهر شی۔ محترم سپیکر، دوئ چه د کوم سوال تپوس کړے دے نو دا WWF چه دے، دوئ چه د کومے جهجیل نوم اغستے دے، Western trigpan، دا په دنیا کښے یو نایابه مرغئ ده چه هغه تقریباً په دنیا کښے ختمه ده او دلته زمونږ په دے پالس ویلی کښے د دے څه لږ ډیر آثار وو نو دا اداره یو انټرنیشنل این جی او ده، دا راغله او د هغے د سنبهالښت د پاره ئے خپل Investment شروع کړو او دے ادارے هغه جهجیل، Western trigpan نن دے حد ته اورسوله چه هغه بالکل په دنیا کښے یوه نمونه جوړه شوه۔ دلته پالس ویلی د هغے د پاره یو Reserved area شوه او د هغے هغه پاپولیشن ډیر زیات شو او نن سبا د خدائے په فضل سره پاکستان په دے معامله کښے په دنیا کښے د ټولو نه مخکښے دے۔ هغه جهجیل مرغئ چه ده، څنګه چه دوئ وائی چه په ډیرو پیسو، په اربونو روپو به نه وی خو پیسے هغوی دلته اولګولے او هغه ماحول ئے ورته داسے جوړ کړو د دے خلقو د تعاون په وجه چه د هغے پاپولیشن ډیر زیات شو۔ دویمه خبره چه دوئ کومه کوی نو هغه این جی او ده او این جی او پخپله باندے هلته کار کوی، زمونږ د ادارے سره کار نه کوی، د هغوی Supervision یا د هغے مالی معاملات زمونږ په دسترس کښے نه دی چه هغه مونږ چیک کړو یا د هغے نه دا تپوس اوکړو چه څومره پیسه هغوی دلته اولګوله خو هغوی ډونر راغلی دی او د هغے یوے مرغئ د بچاؤ د پاره ئے دغلته خپلے هلے ځلے کړی دی او یو دغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے ته په پښتو کښے څه وائی، جهجیل ته په پښتو کښے څه وائی؟

وزیرماحولیات: جهجیل وائی، جهجیل جی۔

جناب سپیکر: مرغ زرین۔

وزیر ماحولیات: نه جی مرغ زرین جدا ده، جهجیل ورته وائی جی، Western trigpan دے ته په انګریزئ کښے وائی، جهجیل ورته د دوئ په ژبه کښے وائی جی او انګریزئ کښے ورته Western trigpan وائی، نو عرض دا دے چه په دنیا کښے دا یوه نایابه مرغئ وه، انشاء الله د هغے پاپولیشن ډیر زیات شوے دے او اوس به دوئ ته هم پته وی چه د هغے پاپولیشن خومره زیات شوے دے؟ هغوی خپل یو ښه کار کړے دے، مخکښے به یو ریټائرډ کنزرویټر د هغے این جی او په Through باندے کار کولو خو هغه کار ختم شوے دے، اوس یو داسے کنزرویټر د هغے په بنیاد باندے کار نه کوی۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب!میں اس سے مطمئن اسلئے نہیں ہوں کہ وہاں پہ جو کنزرویٹر،ابھی تو ریٹائر ہو کر چلا گیا ہے،تقریباً ڈیڑھ سال پہلے وہاں پہ ایک ریٹائرڈ کنزرویٹر تھا،پیسے مطلب ہے اربوں کے حساب سے آئے ہیں،اربوں کے حساب سے اس پرندے کیلئے وہاں پہ پیسے آئے ہیں تو وہاں پہ،مطلب یہ ہے کہ یہ جھجیل پرندے جو ہیں،یہ میرے حلقے پاس میں ہیں تو میں انشاء اللہ ایک ایک تصویر بھی آپ لوگوں کیلئے لے آؤنگا۔ سپیکر صاحب،وزیر اعلیٰ صاحب اور سب کیلئے میں لے آؤنگا،مطلب یہ کہ یہ دنیا میں نایاب ترین پرندہ ہے اور اس کی حفاظت کیلئے وہاں پہ کروڑوں کے حساب سے نہیں بلکہ اربوں کے حساب سے پیسے آئے ہیں اور وہاں پہ صرف ان پیسوں کو مختلف سیمینارز اور مختلف عیاشیوں پہ خرچ کیا گیا ہے،ان کے مختلف سیمینارز اور مختلف جگہوں میں لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کب کی بات آپ کر رہے ہیں،Recentlyہے یا پرانی بات ہے؟

جناب محمود عالم: یہ سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے،یہ ادارہ امریکہ میں ہے،ہو سکتا ہے ختم ہو گیا ہو۔اب وہاں پہ مطلب یہ ہے کہ میں تو جاتا ہوں،وہاں حلقے میں جاتا ہوں،اس علاقے میں جاتا ہوں،میں ان جنگلات میں گیا ہوں،جہاں پہ یہ جھجیل پرندہ ہے لیکن جس حساب سے پیسے آئے ہیں،اس حساب سے وہاں کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر:وہ کام نہیں ہو سکا۔اکرم خان درانی صاحب۔ان سے بھی پوچھتے ہیں،شاید ان کے وقت میں کچھ ہوا ہو۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف) سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف محترم سپیکر صاحب، زما خیال دے جی، د مفتی صاحب د دے خبرے زمونږ سره ډیر قدر دے خو دے این جی او ته خو خراج تحسین پیش کول پکار دی چه جهجیل یو ډیره ښکلے پرنده ده، په ورلډ کښے دا بالکل ختمه شوے وه او د دے ادارے په وجه باندے په کوهستان غوندے ضلع کښے دے خلقو ته دومره Awareness ورکړلو چه هلته د دے مرغئ د بچاؤ د پاره په خلقو کښے شعور هم راغے او هغے ډیویلپمنټ هم کړے دے۔ مونږ وایو چه پکار خو دا ده چه دے ادارے ته مونږ خراج تحسین پیش کړو چه دا د دومره لرے نه راغلے ده او زمونږ په ملک کښے یوه مرغئ ده، په دنیا کښے نایابه ده او د هغے په وجه باندے هغه زیاته شوے ده، نو مونږ به مفتی صاحب ته گزارش کوؤ چه که چرته داسے څه وی، خیر دے منسټر صاحب سره به دوئ کښینی او زۀ وایمه چه په دے اداره باندے داسے خبره نه ده پکار، چونکه دوئ د ډیر لرے نه راغلی دی او دا چه هلته چا چلوله، په دیکښے ئے خپل اهلکار وو، هغے ته ما انعام هم ورکړے وو چه زۀ کوهستان ته تلے وومه، کوهستان ته تلے وومه نو مقصد دا دے چه په دے بنیاد باندے که چرته د دوئ څه تشویش وی او په دے باندے که تۀ هلته پروگرام اونکړے، په هغے باندے خلق رااونه غواړے، په هغے باندے خرچه اونکړے نو د خلقو ذهن به نه جوړیږی۔ د دے د پاره خلقو ته Awareness هم پکار دے او زۀ وایمه چه په دے باندے د دے ادارے مونږه د هاؤس د طرف نه شکریه ادا کړو چه دا دومره د لرے نه راغلے ده او زمونږ په ایریا کښے کار کوی، د مفتی صاحب چه څه خدشات وی، زمونږ خوږ منسټر دے، دوئ د هغوی سره کښینوئ۔

جناب سپیکر: شکریہ اکرم خان درانی صاحب۔

جناب محمود عالم: میں درانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب، دوسرا سوال، دوسرا سوال جی۔

جناب محمود عالم: جی جی۔ اپوزیشن لیڈر صاحب نے ابھی یہ کہا تو میں اتنا ریکویسٹ کرونگا کہ جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے تو کوئی ذمہ دار ادھر نہیں گیا ہے، نہ اس بارے میں ہمیں پتہ ہے تو اسلئے میں نے یہ کوئسچن کیا تھا، ابھی دونوں بڑوں نے یعنی منسٹر صاحب اور اکرم درانی صاحب نے بھی کہہ دیا تو میں انشاء اللہ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کے، یہ جو مجھے تشویش ہے، ہم اس پر بات کرلیں گے اور وہ اس کا ازالہ کریں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ دوسرا سوال جی، محمود عالم صاحب کا دوسرا سوال، سوال نمبر؟

جناب محمود عالم: جی جی، یہ سوال نمبر 727 ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 727 _ جناب محمود عالم: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت کی پالیسی کے تحت کافی مقدار میں جنگلات کی کٹائی کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ اب بھی کوہستان کے جنگلات میں کروڑوں مکعب فٹ لکڑی پڑی ہوئی ہے جس کے خراب ہونے کا خدشہ ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات کی حفاظت اور نگرانی کیلئے چند آسامیاں پیدا کی گئی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کیا حکومت ضلع کوہستان کے جنگلات میں پڑی ہوئی لکڑی اٹھانے / فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ضلع کوہستان کے جنگلات کیلئے کتنی نئی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں، نیز سب سے زیادہ جنگلات کس ضلع میں واقع ہیں؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) خشک ایستادہ اور گرے پڑے درختان کی کٹائی کی حد تک درست ہے لیکن ناجائز کٹائی کسی حکومتی پالیسی کے تحت نہیں کی گئی۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ ضلع کوہستان میں 21,14,000 مکسر فٹ ناجائز کٹائی شدہ لکڑی پڑی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(i) اس ضمن میں صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 2009-08-29 کے روئیداد کے مطابق پالیسی کی منظوری دی گئی ہے لیکن کابینہ نے طریقہ کار وضع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل وزراء صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے:

1۔وزیر ماحولیات 2۔وزیر خوراک 3۔وزیر اطلاعات 4۔وزیر صحت 5۔سیکرٹری ماحولیات (کمیٹی کا سیکرٹری)

سیکرٹری ماحولیات نے مجوزہ طریقہ کار کو کمیٹی کے اجلاس مورخہ 2009-09-28 میں پیش کیا جس پر غور وحوض جاری ہے۔طریقہ کار کی منظوری پر سیکرٹری ماحولیات عملدرآمد کیلئے عنقریب نوٹیفکیشن جاری کرے گا۔

(ii) ضلع کوہستان کے جنگلات کی حفاظت کیلئے کوئی نئی آسامی پیدا نہیں کی گئی اور سب سے زیادہ جنگلات اپر دیر میں پائے جاتے ہیں جن کا کل رقبہ 6,05,955 ایکڑ ہے، نیز ضلع کوہستان میں 4,63,388 ایکڑ رقبے پر جنگلات ہیں۔

ضمنی مواد: مرکزی حکومت نے سال 1993ء میں جنگلات کی سائنسی بنیادوں پر گرائی، چرائی اور منڈیوں تک لے جانے پر پابندی عائد کر دی۔اس پابندی میں حکومت نے وقتاً فوقتاً توسیع کی جو کہ آج تک برقرار ہے۔جنگلات کی کٹائی پر مسلسل پابندی کی وجہ سے مالکان جنگلات، گزارہ جات میں مایوسی اور بے چینی پھیلتی گئی اور مالکان نے محسوس کیا کہ جنگلات کو انہوں نے سالہا سال کی محنت اور کاوش سے محفوظ کیا تھا،اس سے مالکان کو خاطر خواہ آمدن حاصل نہیں ہو سکتی اسلئے کوہستانی قوم نے اپنی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے شمالی علاقہ جات کی طرح اجتماعی طور پر اپنے جنگلات کو ناجائز طور پر کاٹنا شروع کیا جس سے تقریباً 31 لاکھ مکسر فٹ لکڑی پہلے سے منڈیوں تک پہنچ کر فروخت ہو چکی ہے اور تقریباً 21 لاکھ 14 ہزار مکسر فٹ لکڑی چرائی شدہ اس وقت بھی ضلع کوہستان میں پڑی ہے جس کی نکاسی اور فروختگی کیلئے صوبائی کابینہ کے ممبران کی کمیٹی نے اپنے اجلاس مورخہ 2009-09-28 کو فیصلہ کر دیا ہے کہ مذکورہ لکڑی کو منڈیوں تک پہنچا کر فروخت کیا ئے تاکہ مالکان اور حکومت دونوں نقصانات سے بچ سکیں۔حکومت کی طرف سے فیصلہ (نوٹیفکیشن) آنے کے بعد لکڑی کی ترسیل شروع کی جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکبنے بل سپلیمنٹری سوال شتہ؟

جناب محمود عالم: جی جی، اس میں میرا ضمنی یہ ہے کہ کوہستان میں حکومت کی پالیسی کے تحت کافی مقدار میں جنگلات کی کٹائی کی گئی تھی اور دوسرا یہ کہ جو (ب) جز ہے، اس میں یہ ہے کہ "جس کے خراب ہونے کا خدشہ ہے"۔ اس میں ابھی تک جو پالیسی آپ لوگوں نے دی تھی، اس پالیسی کے ریٹس بہت زیادہ تھے، ریٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ دیکھیں کہ ایک تو وہاں پہ اتنی لاکھوں فٹ لکڑی پڑی ہے، وہ ابھی تک نکلی نہیں ہے، لاکھ، ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ فٹ لکڑی نکلی ہے تو اس وجہ سے وہ لکڑی اب ضائع ہو گی، سڑ رہی ہے، مطلب یہ ہے کہ جل رہی ہے یا پانی میں جا رہی ہے تو مطلب یہ ہے کہ ایک تو صوبائی گورنمنٹ کو اربوں کے حساب سے فائدہ ہے، اس کے نکالنے میں صوبائی گورنمنٹ کو اربوں کے حساب سے فائدہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمود عالم: تو مطلب یہ ہے کہ ایک لکڑی جب ضائع ہو رہی ہے تو اس کیلئے دوبارہ ایک پالیسی وضع کی جائے، دوبارہ پالیسی وضع کی جائے تاکہ اس کیلئے کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، کوئسچن ہو گیا ہے۔ منسٹر صاحب جواب دیں گے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ انہوں نے کہا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ اب بھی کوہستان کے جنگلات میں کروڑوں مکعب فٹ لکڑی پڑی ہوئی ہے؟"۔ یہاں تو انہوں نے یہ کہا ہے لیکن محکمہ نے جو Commitment کی ہے کہ "21 لاکھ 14 ہزار مکسر فٹ ناجائز لکڑی کی کٹائی کی گئی ہے"، تو جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک ہم جنگل کی یہ کٹائیاں روکیں گے کیونکہ جنگل بالکل تباہ ہو رہے ہیں، ہمارے گلیات کے جنگل تباہ ہو رہے ہیں، ہمارا تریڑی کا جنگل اور یہ سارے جنگل جہاں بھی ہیں، وہ تباہ ہو گئے ہیں تو کب تک ایسی کوئی پالیسی آئے گی؟ کیونکہ اب بیروزگاری بھی ہے سر، اگر اس میں یہ کمیٹیاں بنا دیں لوکل لوگوں اور Notable لوگوں کی اور اس میں کوئی نمائندے شامل کریں، اس علاقے میں تو یہ رک سکتا ہے، میں نے اس کی پریکٹس کی ہے اور میرا ایک جنگل دو تین سال سے رکا ہے لیکن بعد میں پھر یہ Care نہیں کرتے، تو لوگوں کو Involve کریں اور ان جنگلات میں کوئی بھرتیاں بھی کر دیں تاکہ یہ جنگل ہمارے بچ سکیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ایک کمیٹی بنائی جائے آپ کے خیال میں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ سپیکر صاحب، میرا ضمنی وہی تھا جو لودھی صاحب نے پوچھا ہے۔ میں صرف آپ کو یہ ضمنی دے رہا ہوں کہ انہوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے، کمیٹی میں جو ممبران ڈالے ہیں، جو وزراء صاحبان ڈالے ہیں، ان میں بیشتر وہ ہیں جو اپنی پوری زندگی میں شاید کبھی کوہستان گئے ہی نہیں ہیں۔ حکومت اگر اس مسئلے میں سیریس ہے تو مہربانی کریں ان آدمیوں کو شامل کیا جائے جو کوہستان کے Stake holders ہیں، جو کبھی گئے ہوں اور جنہیں پتہ ہو تو یہ باقاعدہ ان کو کیوں شامل نہیں کرتے؟

Mr. Speaker: Ji, Wajid Ali Khan, honorable Minister, Environment.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، دا سوال زما خیال دے چه ډیر زوړ سوال دے، دا کوم فگرز ئے چه ورکړی دی، لودھی صاحب چه کوم طرف ته اشاره اوکړه، دا هلته کښے ناجائز کټائی شوے وه، زاړه پرته وو او بیا هاؤس ته دے راغلو، د هغے په بنیاد باندے کیبنټ ته خبره لاړه، د پوره پراسس نه تیره شوه او بیا یو کمیټی د هغے د پاره جوړه شوه چه په هغے کښے د ملاکنډ ډویژن او د هزاره ډویژن دا ټول منسټرز صاحبان کښیناستل، هغوی یو پروپوزل ورکړو او د هغے مطابق بیا کیبنټ د منسټرز یو کمیټی جوړه کړه او هغوی دا ټول شے ئے سمجهاؤ کړو، یو پالیسی ئے ورکړه او په هغے کښے چه کومه جرمانه کیښودے شوه نو په هغے کښے حکومت ته زیاته فائده وه او خلقو ته کمه فائده وه۔ اګرچه په هغه ټائم کښے د خلقو دغه خیال وو چه په دیکښے Underhand څه دغه شوے دے، په دے وجه باندے دا پالیسی مخے ته راغله خو هغه پالیسی دومره Strict وه چه د هغے په بنیاد باندے خلقو ته څه فائده نه وه، کوم خلق چه د ټیمبر کار کوی نو د هغوی 21 لاکھ 14 هزار فټ لرګے چه دے، دا د هغه وخت فګر وو او چه هغه کمیټی لاړه، دا ټوټل سروے ئے اوکړه او دا فګر د هغے نه رااوتو چه دومره لرګے په کوهستان کښے، ټیمبر چه دے دا پروت دے نو حکومت د شپږو میاشتو پالیسی ورکړه او په هغے کښے Punishment، جرمانه او ټیکسز دومره زیات وو چه هغے خلقو ته واره اونکړه، څه په هغے تین لاکھ

هغه لرگے رااوتو او باقی هغه پالیسی Strict وه نو په هغه وجه باندے Something لرگے د خلقو نه رااونه ویستے شو نو هغه لرگے په کوهستان کښے پاتے دے ، د هغے وجه دا ده چه حکومت خپله پالیسی ورکړه ، حکومت به پالیسی هله ورکوی چه حکومت ته ترے فائده وی نو حکومت یو ښه پالیسی ورکړے وه، د حکومت په هغے کښے هغه ټهیک وو ځکه چه په هغے باندے ډیر زیات کار شوے وو، ټیکسز پلس جرمانے نو د هغے اماؤنټ دا سے وو چه هغه خلقو ته Feasible نه وو چه هغوی مارکیټ ته هغه لرگے راوړے وے خو هغه پالیسی اوچلیده او تین لاکهه، څه کم ځلور لکهه یا دا سے فټه لرگے رااوتو او باقی لرگے هلته پاتے دے خو هغه پالیسی ختمه شوے ده او هغے کښے نور مزید Extension نه دے شوے۔

جناب سپیکر: جی، محمود عالم صاحب۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، چونکہ ہماری گورنمنٹ کے مزید دو سال رہ گئے ہیں، اب دو سال ہماری گورنمنٹ کے ختم ہونے میں باقی ہیں تو میں یہ کہونگا، یہ ریکویسٹ کرونگا کہ کوہستان کے لوگ انتہائی غریب لوگ ہیں، بالکل بے روزگار ہیں اور ان کا سارا دارومدار لکڑی پہ ہے، ان کے جنگلات کی پرانی لکڑی ہے، ان کے وہ ہیں تو منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ چار پانچ مہینے کے اندر باقی لکڑی، مطلب ہے اس پالیسی کے تحت انہوں نے جرمانہ لگا کے جو پالیسی دی تھی تو لوگوں کی دسترس میں نہیں ہے کہ وہ اس کو نکال سکیں تو اس کے ریٹ کم کر کے ایسی پالیسی وضع کی جائے کہ اس کے ریٹس کم ہوں اور اس کے بعد اسی دور حکومت میں اس لکڑی کو نکال لیا جائے تو وہ لکڑی ضائع بھی نہیں ہو گی اور غریب لوگوں کو بھی فائدہ ہو گا اور انشاء اللہ کچھ نہ کچھ فائدہ گورنمنٹ کو بھی ہو گا، ایسی بات نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، زما په خیال باندے دا دا سے یو Incentive دے چه دا پکار ده چه یو ځل ملاؤ شی، خلقو ته یو ځل ملاؤ شوے دے او که بار بار هم دا سے مونږ د دے دغه کوؤ، اعاده کوؤ، خلقو ته به ملاویږی او نوره مزید ناجائز کټائی به کوی نو پکار دا ده چه دا کومه پالیسی وه، مونږ چلولے ده، په هغے کښے کومو خلقو خپل لرگے راویستے شو نو هغوی رااویستو، مزید دا قسمه پالیسی زما په نز باندے د ځنګل د پاره ښه نه ده، ذاتی رائے مے دا ده چه کومه پالیسی جاری شوے وه نو پکار ده چه خلقو خپل لرگے راویستے وے ،

که هر څنګه وه خو اوس که مزید دا پالیسیانے مونږ ورکوؤ نو دا به زما په خیال د فارسټ ډیپارټمنټ د پاره د نیک نامئ خبره نه وی جی۔

Mr. Speaker: Ji, Javed Khan Tarakai Sahib, Javed Khan Tarakai Sahib. Not present. Mehmood Alam Sahib, again; Mahmood Alam Sahib, again.

* 732 _ جناب محمود عالم: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ WWF نامی این جی او فارسٹ / وائلڈ لائف کے زیر نگرانی کام کرتی تھی;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) WWF این جی او نے کوہستان میں کتنا ترقیاتی کام کیا ہے;

(ii) مذکورہ این جی او نے کوہستان میں کتنی رقم خرچ کی ہے اور کہاں خرچ کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی نہیں، WWF ایک خود مختار غیر سرکاری ادارہ ہے، جس نے محکمہ فارسٹ اور وائلڈ لائف کے زیر نگرانی نہ کبھی کام کیا ہے اور نہ ہی کر رہا ہے۔

(ب) (i) WWF سے متعلق کاموں کی تفصیل اسی ادارے کی دسترس میں ہے۔

(ii) چونکہ مذکورہ این جی او محکمہ فارسٹ اور وائلڈ لائف کے تحت کام نہیں کرتی جو کہ ایک خود مختار غیر سرکاری ادارہ ہے، لہذا ان کے مالی اخراجات کی تفصیل صرف مذکورہ ادارہ ہی فراہم کر سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب محمود عالم: جی۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک آن کریں، محمود عالم صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، سوال کے (ب) جز کے سب جز (ii) میں میں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ این جی او نے کوہستان میں کتنی رقم خرچ کی ہے؟، اس کی تفصیل اس کے ساتھ لف نہیں ہے تو یہ مجھے فراہم کریں۔

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب، دا هغه این جی او ده چه زمونږ سره د هغے څه حساب کتاب نشته، هغه خو په خپل انداز باندے، څنګه چه درانی صاحب اووئیل هغوی چلوی او یو بنه کارئے کړے دے نو د هغے بل حساب کتاب زمونږ سره نشته۔

Mr. Speaker: Zamin Khan Sahib, Muhammad Zamin Khan Sahib, Muhammad Zamin Khan Sahib. Not present. Javed Khan Tarakai, Not present. Abdulsattar Khan, Janab Abdulsattar Khan, Question No. 731.

* 731۔ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں پٹن کے مقام پر فوجی کیمپ قائم ہے اور مذکورہ کیمپ کے قیام کے وقت زمین کے حصول کیلئے مالکان اراضی کو قیمت ادا کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) یہ فوجی کیمپ کب قائم ہوا اور اس کیمپ کیلئے زمین کی خریداری کب اور کن قواعد و ضوابط کے تحت عمل میں لائی گئی ہے، نیز زمین کے مالکان کی تفصیل اور مقرر شدہ قیمت کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اگر زمین کی قیمت ادا نہیں کی گئی تو یہ کیمپ کس قانون کے تحت قائم کیا گیا ہے، نیز اگر زمین پر زبردستی قبضہ کیا گیا ہے تو سرحد حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان کی تحصیل پٹن کے مقام پر فوجی کیمپ قائم ہے۔ جہاں تک مذکورہ کیمپ کے قیام کے وقت زمین کے مالکان کو معاوضہ کی ادائیگی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں تاحال زمین خریدنے کیلئے فوجی حکام کی طرف سے کوئی باضابطہ کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

(ب) (i) جی ہاں، یہ فوجی کیمپ یکم جولائی 1977ء سے قبل قائم ہوا ہے اور کیمپ کی زمین مالکان سے حصول اراضی ایکٹ 1894ء کے تحت خریدی نہیں گئی، البتہ یکم جولائی 1977ء سے 30 جون 1987ء تک فصل کا معاوضہ فی کنال بحساب -/30 روپے ماہوار مزروعہ اور -/20 روپے ماہوار غیر مزروعہ دیا گیا ہے، نیز مالکان زمین کی تعداد 20 اور رقبہ تعدادی 100 کنال 12 مرلہ ہے، جس کی تفصیل دفتر ہذا کی چٹھی نمبر NO.IHCR/A 288 مورخہ 14-03-2009 میں درج ہے جو کہ ملاحظہ کی گئی۔

(ii) مزید براں آرمی نے اسی اراضی کو مستقل طور پر خریدنے کیلئے سیکشن فور تیار کرکے زیر دستخطی سے حصول اراضی ایکٹ 1894ء کے تحت کارروائی کی خواہش ظاہر کی ہے، مزید یہ کہ آرمی اتھارٹی کو یکم جولائی 1987ء تا 31 دسمبر 2009ء تک کا معاوضہ فصل کی رقم کی ادائیگی کیلئے لکھا گیا ہے۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښے شته؟

جناب عبدالستار خان: جی جناب سپیکر، یہ ایک اہم سوال تھااور میرے ضلع کے حوالے سے اس میں تین جز تھے، بنیادی طور پر دو جز تھے مگر اس کے دو مزید جز بنا کر میں نے سوال کیا تھا کہ ایک فوجی کیمپ ہے جو 1977ء کے بعد پٹن میں قائم ہے اور یہ جناب سپیکر، 142 Roads Maintenance Battalion کا ایک کیمپ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس سوال څه دے، سپلیمنٹری سوال؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں اس میں بنیادی طور پر ان سے جو پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس کا جو جواب دیا گیا ہے، یہ بالکل Irrelevant ہے اور اس جواب میں اس کا کوئی حل تجویز نہیں کیا گیا ہے، لہذا اس سوال کے حوالے سے میں یہی کہونگا کہ اس کیمپ کیلئے جو حصول زمین کیا گیا ہے، وہ کسی بھی Land acquisition قانون کے تحت، کسی بھی قواعد وضوابط کے تحت Acquisition نہیں ہوئی نمبر ایک۔ دوسری بات یہ کہ ان کا جو معاوضہ تھا، انہوں نے جو معاوضہ دینا تھا اس کی فصل کا تو سن 77ء کے بعد Cultivated land کا تیس روپے اور Uncultivated کا بیس روپے ابھی تک ادا نہیں ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب عبدالستار خان: لہذا یہ بڑا پیچیدہ سوال ہے اور یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ پیچیدہ اس لحاظ سے ہے کہ وہ جو فوجی ہیں، آرمی والے ہمارے ساتھ بلکہ آپ کے سیکرٹریٹ کے ساتھ انہوں نے تعاون نہیں کیا، انہوں نے اپنی ڈاکومنٹس شیئر نہیں کی ہیں، لہذا میں ان کو بھی یعنی تمام Stake holders کو یا اگر ہاؤس اس سے متفق ہو جائے، میرے ساتھ آپ متفق ہو جائیں تو میں اس سوال کیلئے گزارش کرونگا کہ ہاؤس اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کرے تاکہ جو Stake holders ہیں، جو Land acquiring department ہے، Owners ہیں، Landowners ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ کی طرف سے، ٹریژری بنچز کی طرف سے۔۔۔۔۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Ji, honorable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: ایسا ہے جی کہ جواب میں تو ہم نے یہ ضرور لکھا ہے کہ تقریباً 1997ء سے پہلے اس علاقے میں یہ فوجی کیمپ قائم ہوا ہے اور کچھ عرصہ تقریباً دس سال سن 87ء تک انہوں نے کچھ تھوڑا بہت معاوضہ

دیاہے، جو بہر حال بہت معمولی رقم ہے لیکن 1987ء سے لیکر اب تک جو ہے، یہ بھی شاید انہوں نے معاوضہ نہیں دیا تو اس لحاظ سے گورنمنٹ نے، Particularly اس ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے آرمی کو کہ یہ ان کے جتنے بھی Outstanding dues ہیں، ایک تو یہ دیئے جائیں اور Plus یہ بھی ہے کہ آرمی نے ابھی Interest show کی ہے اور وہ اس کو Purchase کرنا چاہ رہے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے، اگر یہ کمیٹی میں جائے لیکن صرف ان کی انفارمیشن کیلئے کہ آرمی نے Already دلچسپی دکھائی ہے اور وہ خریدنا چاہتے ہیں، Legally جو Land Acquisition Act ہے، اسی ذریعے سے اور Proper compensation دیکر لیکن چونکہ ابھی یہ مسئلہ 1977ء سے چلا آرہا ہے اور ان کی Satisfaction نہیں ہوئی تو ہمیں اعتراض نہیں ہے اگر کمیٹی میں جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پھر بھی Insist کرتے ہیں؟

جناب عبدالستار خان: جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب عبدالستار خان: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: محترمہ سنجیدہ یوسف بی بی، سوال نمبر جی، پہلے سوال نمبر بتائیں؟

محترمہ سنجیدہ یوسف: سوال نمبر 751۔

جناب سپیکر: جی۔

* 751 _ محترمہ سنجیدہ یوسف: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان، رتہ کلاچی، شورکوٹ، میرن اور بربکہ میں صوبائی حکومت کی ملکیتی اراضی موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) اس اراضی کو کس انداز میں استعمال میں لایا جارہا ہے اور کتنی اراضی ٹھیکہ، لیز و لاشت پر دی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ اراضی سے کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ ان تمام اشخاص کی تفصیل بتائی جائے جن کے زیر قبضہ یہ اراضی ہے، نیز موضع ڈیرہ اسماعیل خان نزد بستی میکن اور تھویا فاضل میں کتنی سرکاری اراضی ہے اوراس کا تصرف کیسے کیا جارہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ(وزیر مال) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ موضع ڈیرہ اسماعیل خان میں اور موضع رتہ کلاچی میں سرکاری اراضی موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل سرکاری رقبہ پراونشل گورنمنٹ پٹواری حلقہ ڈیرہ اسماعیل خان

نمبر شمار	نمبر کھاتہ	نام ملکیت	زیر قبضہ	رقبہ	
				مرلہ	کنال
01	1554	پراونشل گورنمنٹ	ڈپٹی کمشنر ڈی آئی خان	08	2395
02	1554	پراونشل گورنمنٹ	تحصیل ڈی آئی خان	07	21
03	1554	پراونشل گورنمنٹ	محکمہ پولیس	08	25
04	1554	پراونشل گورنمنٹ	سپرنٹنڈنٹ جیل ڈی آئی خان	07	324
05	1554	پراونشل گورنمنٹ	ضلع کونسل ڈی آئی خان	14	31
06	1554	پراونشل گورنمنٹ	محکمہ جنگلات، ڈی ایف او	05	09
07	1554	پراونشل گورنمنٹ	محکمہ پی ڈبلیو ڈی	06	632
08	1554	پراونشل گورنمنٹ	محکمہ انہار	12	17
09	1554	پراونشل گورنمنٹ	پادریان	01	13
10	1554	پراونشل گورنمنٹ	کچی آبادی	19	2662
ٹوٹل رقبہ				07	6133

تعمیل سرکلر رقبہ سرکار دولتمدار حلقہ موضع رتہ کلاچی

نمبر شمار	نمبر کھاتہ	نام مالک	زیر قبضہ	رقبہ	
				مرلہ	کنال
01	667	سرکار دولتمدار	محکمہ زراعت	05	32

02	668	سرکار دولتمدار	محکمہ زراعت	10	148
03	669	سرکار دولتمدار	محکمہ زراعت	04	140
04	680	سرکار دولتمدار	مقبوضہ سرکار دولتمدار	05	02
05	680	سرکار دولتمدار	مقبوضہ محکمہ زراعت	15	5298
06	680	سرکار دولتمدار	مقبوضہ محکمہ DDA	06	06
07	680	سرکار دولتمدار	مقبوضہ مہتمم نہر پہاڑپور	03	69
08	680	سرکار دولتمدار	محمد شریف ولد عبدالحمید خان قوم میانخیل سکنہ ڈیرہ۔ دخیلکاران محمد اکبر ولد نیک محمد	03	14
09	680	سرکار دولتمدار	صاحب بہادر معرفت مصطفیٰ ولد ملک کھرا	04	07
10	680	سرکار دولتمدار	سنٹرل گورنمنٹ پاکستان	0	06
11	680	سرکار دولتمدار	مقبوضہ ایگزیکٹیو انجینئر	11	411
12	680	سرکار دولتمدار	ملک کوولد حیات کھرا	12	09
13	680	سرکار دولتمدار	مقبوضہ اہل اسلام	17	83
کل میزان				16	7566

موضع شور کوٹ میں کوئی سرکاری اراضی موجود نہیں ہے جبکہ موضع میرن اور بر پکہ (داخلی موضع پروا) کی سرکاری اراضی پاکستان آرمی کو الاٹ ہو چکی ہے۔

(ب) (i) موضع ڈیرہ اسماعیل خان میں کل 6133 کنال اور 07 مرلہ سرکاری اراضی موجود ہے جس میں 2662 کنال 19 مرلہ پر کچی آبادی ہے اور 13 کنال 1 مرلہ پر (چرچ) عیسائی برادری کا قبضہ ہے جبکہ بقیہ اراضی مختلف محکمہ جات (دفاتر وغیرہ) کے قبضہ میں ہے۔ اسی طرح موضع رتہ کلاچی میں 7566 کنال 16 مرلہ سرکاری اراضی ہے جس میں سے 36 کنال 19 مرلہ چار مختلف افراد کے زیر قبضہ ہے جو کہ عرصہ

دراز سے اس پر بطور دخیلکار چلے آرہے ہیں۔ 83 کنال اور 17 مرلہ اراضی زیر قبضہ اہل اسلام ہے جبکہ بقیہ اراضی مختلف سرکاری محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے، جس کی تفصیل جز (الف) میں درج ہے۔

(ii) چونکہ اراضی زیادہ تر سرکاری محکمہ جات کے پاس ہے اور ان پر کوئی ٹیکس وغیرہ وصول نہیں کیا جاتا ہے جبکہ موضع رتہ کلاچی کے 36 کنال اور 19 مرلہ اراضی سے ہی کوئی خاطر خواہ وصولی ٹیکس وغیرہ نہیں ہوتی ہے کیونکہ اراضی ہذا زیادہ تر غیر ممکن، بنجر ہے۔

(نوٹ): 2006ء میں محکمہ زراعت رتہ کلاچی کی کچھ اراضی لیز پر دی گئی تھی جو کہ بعد میں لیز منسوخ کر دی گئی اور قبضہ واپس محکمہ زراعت کو دیا جا چکا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سپلیمنٹری خه سوال پکښے شته؟

<u>محترمہ سنجیدہ یوسف:</u> جی بالکل ہے۔ یہ میرے سوال کے (ب) جز کا جو (i) حصہ ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ عیسائی برادری کا قبضہ ہے اور پھر کہتے ہیں کہ قبضہ اہل اسلام کا ہے، تو جس زمین کو قبضہ میں لے لیا جاتا ہے، آیا اس پہ کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوتی؟ لیز پر دینے سے کسی بھی زمین پہ قبضہ تو ایسا ہے کہ جیسے اس پہ زبردستی قبضہ کر دیا جاتا ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>محترمہ سنجیدہ یوسف:</u> سر، دوسرا میرا ایک وہ ہے کہ یہ انہوں نے جو لکھا ہے کہ رتہ کلاچی کی 36 کنال اراضی بنجر ہے حالانکہ یہ Irrigated علاقہ ہے، یہ بہت ہی زرخیز ہے، یہاں کی کوئی زمین بھی بنجر نہیں ہے بلکہ یہ تو زراعت کیلئے بہت ہی Important جگہ ہے تو یہ کس طریقے سے انہوں نے کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے خیال میں جواب غلط آیا ہے؟

<u>محترمہ سنجیدہ یوسف:</u> جی، میں-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>محترمہ سنجیدہ یوسف:</u> میں سارے سوال کر لوں تاکہ منسٹر صاحب کو جواب دینے میں تکلیف نہ ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بس-----

<u>محترمہ سنجیدہ یوسف:</u> اچھا، یہ جو دوسرا جز ہے، اس میں ہے کہ بستی میکن اور تھویا فاضل کی سرکاری اراضی کس طریقے سے لیز پر دی گئی ہے، اس کا تصرف کیا ہے؟ اس کی نہ کوئی ڈیٹیل ہے اور نہ کچھ بتایا گیا ہے کہ یہ کسی کے تصرف میں ہے بھی یا نہیں؟ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you, Bibi. Honourable Law Minister Sahib on behalf of Revenue Minister, ji please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب، میرے خیال میں تو ڈیپارٹمنٹ نے جواب کو صحیح طریقے سے دینے کی پوری کوشش کی ہے اور جہاں تک یہ لیز کی بات کر رہی ہیں تو2006ء میں کچھ لیزز دی گئی تھیں جو کہ بعد میں کینسل ہو گئیں، اس وقت تک لیز نہیں ہے اور ڈیپارٹمنٹ کا تو یہی جواب ہے۔ اگر یہ Satisfied نہیں ہیں اور کمیٹی میں لے جانا چاہتی ہیں تو ہمیں اعتراض نہیں ہے، یہاں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میں ان کو بٹھالیتا ہوں اور جو ان کی مزید وہ ہے تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: سر، اگر کمیٹی کو ریفر کر دیں تو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Janab Mehmood Alam Khan, again, Question No. 972.

* 792 _ جناب محمود عالم: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ مال میں بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں مذکورہ ضلع میں پٹواریوں کی پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کوہستان سے محکمہ مال میں بھرتی ہونے والے افراد اور پٹواریوں کے نام، پتہ بمعہ تحصیل و یونین کونسل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ضلع کوہستان کے محکمہ مال میں گزشتہ دو سالوں کے دوران بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ولدیت	سکونت	عہدہ
01	بشیر احمد ولد جمعہ سید	داسو یونین کونسل داسو ضلع کوہستان	نائب قاصد

02	محمد خان ولد عبدالغنی	اجل گٹ، یو سی برجہ کوٹ ضلع کوہستان	نائب قاصد
03	عبدالحکیم ولد عزت نور	راجکوٹ، یو سی کوز جالکوٹ ضلع کوہستان	چوکیدار
04	برکت اللہ ولد محمد حسن	مسلم آبادیونین کونسل پٹن ضلع کوہستان	چوکیدار
05	عبدالمجید ولد ازمت خان	جیل جالکوٹ یونین کونسل گوشالی تحصیل داسو	نائب قاصد
06	شمشیر خان ولد عمل شیر	گلی باغ پالس تحصیل پالس ضلع کوہستان	پٹواری
07	امیر زیب ولد محمد دلیل	لیو، یو سی کیال تحصیل پٹن ضلع کوہستان	پٹواری
08	فضل قدیر ولد عبدالعزیز	یو سی سگلو تحصیل پٹن ضلع کوہستان	پٹواری
09	زبور ولد خانگیر	ڈاگ، یو سی پٹن تحصیل داسو ضلع کوہستان	پٹواری
10	سمیع اللہ ولد گل زرین	یو سی کوز جالکوٹ تحصیل داسو کوہستان	پٹواری
11	محمد شاکر ولد محمد رفیق	مہر خوار تحصیل و ضلع ایبٹ آباد	پٹواری
12	محمد اسماعیل ولد محمد ایوب	ڈھکی تحصیل تنگی ضلع چارسدہ	پٹواری
13	محمد بشیر ولد طاؤس خان	عبید کلے ملا گوری تحصیل تنگی ضلع چارسدہ	پٹواری

جناب محمود عالم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مائیک آن کریں محمود عالم صاحب کا۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ضلع کوہستان کی پوسٹوں پہ باہر کے بندے بھرتی ہوئے ہیں جو ایبٹ آباد اور چارسدہ تنگی کے ہیں تو یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ سوال کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس پہ ڈسکشن ہو جائے کیونکہ پوسٹیں کوہستان کی ہیں اور اس پہ باہر کے بندے لگ گئے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پہ ہمارے لئے ایک مسئلہ پیدا ہوا ہے سپیکر صاحب، تو میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس کوئسچن کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ ہم اس پہ ڈسکشن کر لیں۔

جناب سپیکر: اچھا، کوہستان کے لوگ اچھے ہیں، وہ پٹواری نہیں بننا چاہتے نا۔

جناب محمود عالم: نہیں، بننا چاہتے ہیں، مطلب وہاں پہ Educated لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا بننا چاہتے ہیں؟

نکتہ اعتراض

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر میرے خیال میں انتہائی اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے، میں آپ کی توجہ رول 31 کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

"**Time of question.-** Except as otherwise provided in these rules, the first hour of every sitting, after the recitation from the Holly Qura'n and the swearing in of Member, if any, shall be available for asking and answering of questions".

جناب سپیکر، 10-45 پر اجلاس شروع ہوا تھا اور اب تقریباً بارہ بجے ہیں لیکن اس کے باوجود میں رول 38 کی طرف بھی آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جن آنریبل ممبرز کے کوئسچنز رہ جاتے ہیں تو میں اس کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، آپ رول 38 کو دیکھیں، ایک گھنٹہ تو پورا ہو گیا، وہ تو ختم ہو گیا ہے لیکن رول 38 میں ہے کہ: "If any question placed on the list of questions for answers on any day is not called for answer within the time", within the time mean one hour, "within the time available for answering of questions on that day, the answer shall be laid on the Table by the Minister concerned or the Member to whom the question is addressed and no oral answer shall be required for such a question nor shall any supplementary question be asked in respect thereof". تو جناب سپیکر، ایک گھنٹے کے بعد تو Minister concerned اس کو ٹیبل پر رکھ سکتے ہیں، آپ کی پروسیڈنگز کا حصہ بن جائیں گے، پریس میں آ جائیں گے اور یہ چھپ بھی جائیں گے لیکن جناب سپیکر، ایک گھنٹے کے بعد سپلیمنٹری پہ Questions / Answers آپ نہیں کر سکتے، ٹائم ویسے بھی ایک گھنٹے سے زیادہ، پندرہ منٹ اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں تو میری درخواست ہے کہ ٹی بریک کیا جائے۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! اس میں کچھ وقفہ آیا تھا، ابھی۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں سمجھ رہا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' اصل کښے په 11:10 باندے شروع شوے وو او مونږ پکښے وقفه کړے وه نو د دے وجے نه لا ټائم شته جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کوئسچنز آور Recitation from the Holy Qura'n سے شروع ہوتا ہے، وہ آپ کے سٹارٹ ہونے سے نہیں، جب تلاوت ہو جاتی ہے تو آپ کا ایک گھنٹہ سٹارٹ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کورم کی وجہ سے اس کو دس پندرہ منٹ کیلئے ایڈجرن کرتے ہیں تو اس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق اس سے ہے کہ جب بھی قرآن شریف کی تلاوت ہو جاتی ہے تو آپ کا ایک گھنٹہ سٹارٹ ہو جاتا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آج تھوڑا گزارہ کریں، پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو رولز میں ہے اور میں رولز کی بات کر رہا ہوں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب محمود عالم: جناب سپیکر! جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، جلدی کریں نا، یہ اعتراض آرہے ہیں، مجھ پر آرہے ہیں۔

جناب محمود عالم: میرے اس کوئسچن کو کمیٹی کو ریفر کریں، اس کے بعد بے شک چائے کا وقفہ کریں جی، میرے اس کوئسچن کو کمیٹی کو ریفر کریں، باہر لڑکے وہاں۔۔۔۔۔

Mr. Spekaer: Honourable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ Definitely یہ جو پٹواری ہے، یہ تو ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹ ہے اور ہونا تو یہ چاہیئے کہ لوکل لوگ Employed ہوں لیکن جہاں پر Local availability نہیں ہوتی تو وہاں پر پھر باہر سے آتے ہیں، چونکہ ہماری ٹریژری بنچز کے دوست ہیں تو میں ان سے یہ گزارش کرونگا کہ آپ کو میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا لونگا اور آپ کی جو Grievances ہیں تو وہ ختم کر دینگے، اگر اس مرتبہ نہیں تو Next اس میں کر دینگے، تو مہربانی کر لیں، اس طرح کچھ Arrangement آپس میں کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، شکریہ جی۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اگر یہ کہتے ہیں تو پھر اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، انشاء اللہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب آپ کی Help کرینگے۔ جی، مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 1016۔

* 1016۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال نے حد براری اور انتقال پر فی کنال اور فی جریب فیس مقرر کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو انتقالات اور حد براری فی کنال حکومت کتنی فیس لیتی ہے، نیز سال 2009ء میں ضلع ہنگو کی دونوں تحصیلوں سے انتقالات، حد براری اور دیگر محصولات کی مد سے حکومت کو جو آمدنی حاصل ہوئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) حد براری پر حکومت کی جانب سے کوئی ٹیکس / فیس سرکاری طور پر مقرر نہیں ہے۔ حد براری کیلئے فیس مقرر کرنا کلکٹر صاحب کا صوابدیدی اختیار ہے۔ فی کنال یا فی جریب انتقال کے مطابق مالیت ٹیکس مقرر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سٹیمپ ڈیوٹی	کیمٹی ٹیکس	کیپیٹل ویلیو ٹیکس	فیس انتقال
2%	2%	4%	-/100 روپے فی انتقال

(ب) ضلع ہنگو کی دونوں تحصیلوں سے کل -/35,63,544 روپے سال 2009ء میں حکومت کو موصول ہوئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل	ہنگو تحصیل	ٹل تحصیل	ٹوٹل روپے
سٹیمپ ڈیوٹی	7,52,859/-	9,86,829/-	17,39,688/-
فیس انتقالات	48,500/-	31,950/-	80,450/-
کیپیٹل ویلیو ٹیکس	3,11,014/-	10,54,394/-	13,65,408/-
لوکل ریٹ	49,251/-	49,772/-	99,023/-
لینڈ ٹیکس	86,223/-	50,393/-	1,36,616/-
عشر	25,462/-	20,637/-	46,099/-
آبیانہ	4,507/-	---	4,507/-

91,753/-	---	91,753/-	رجسٹریشن فیس
35,63,544/-	21,93,975/-	13,69,569/-	ٹوٹل رقم

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

مفتی سید جانان: او جی۔ ضمنی سوال زما دا دے چه دوئ ما ته لیکلی دی چه ستیمپ ډیوټی 2%، کمیټی ټیکس 2%، کیپیټل ویلیو ټیکس 4% او انتقال فیس 100/- روپے فی انتقال۔ زۀ دا وایم چه دا ټول ټیکسونه راجمع شی نو د دے نه 8% جوړیږی او انتقال والا ورسره شی د دے سره، مطلب دا دے سل روپئ دا شی خو زۀ دا گزارش کوم چه دا خبره خلاف واقعه ده، لکه لاکھ کښے پټواری په انتقال باندے آٹھ هزار روپئ نه اخلی جی، پچیس او تیس هزار مطلب دا دے دومره اخلی نو زۀ دا وایم چه دا اوس څه دغه دے، ما ته ښنګه دوئ وائی چه آٹھ هزار روپئ په دے اخلی؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib on behalf of Revenue Minister Sahib.

وزیر قانون: زما په خیال خو جی جواب ډیر کلیئر دے چه ستیمپ ډیوټی، کمیټی ټیکس، کیپیټل ویلیو ټیکس او خپل فیس دے، د هغے نه علاوه مطلب دا دے باقی که تاسو پخپله څه ورکوئ نو بیله خبره ده خو سرکاری دا ټیکسز دی۔

(قہقہے/شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! حقیقت کیا ہے، یہ تو ہم سب جانتے ہیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی محترمہ شگفتہ ملک بی بی، سوال نمبر جی؟ سوال نمبر زر وایئ جی، دا دوه سوالات دی شابه جی۔

ایک آواز: یو سوال پاتے شو۔

جناب سپیکر: کوم یو پاتے شو، نه دے پاتے۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا جی، شگفتہ ملک بی بی کے بعد یہ لے لیں گے۔ جی، بی بی! سوال نمبر؟

محترمہ شگفتہ ملک: سوال نمبر 876۔

جناب سپیکر: جی۔

* 876۔ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں رجسٹرڈ میڈیکل لیبارٹریاں موجود ہیں اور صوبائی گورنمنٹ انہیں لائسنس مہیا کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ بھر میں کل کتنی رجسٹرڈ میڈیکل لیبارٹریاں موجود ہیں اور انہیں لائسنس ایشو کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؛

(ii) آیا ہر لیبارٹری تمام میڈیکل ٹیسٹس کرنے کا اختیار رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) آیا حکومت مذکورہ لیبارٹریوں پر چیک رکھتی ہے؛

(iv) آیا حکومت مذکورہ لیبارٹریوں میں مختلف قسم کے ٹیسٹوں کیلئے ریٹ مقرر کرتی ہے یا وہ خود اپنی مرضی سے ریٹ مقرر کرتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) سال 2009ء تک صوبائی ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی پشاور نے 276 لیبارٹریاں رجسٹرڈ کی ہیں۔ صوبائی ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی نے درخواست فارم وضع کر دیا ہے جس پر لیبارٹری رجسٹریشن کے خواہشمند درخواست بمعہ مطلوبہ کاغذات اتھارٹی ہذا کے پاس جمع کرتے ہیں اور ضروری چھان بین کے بعد لیبارٹری کو رجسٹریشن لائسنس جاری کرتی ہے۔

(ii) جواب اثبات میں نہیں ہے، صوبائی ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی نے صوبہ بھر میں موجود لیبارٹریوں کی درجہ بندی کی ہے جس کو کلینیکل لیبارٹری کیٹگری اے بی سی ڈی میں رجسٹریشن دی جاتی ہے۔

(iii) جی ہاں، صوبائی ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی نے اس مقصد کیلئے ایک ڈائریکٹر آپریشن، چیف انسپکٹر اور انسپکٹرز کی خدمات حاصل کی ہیں جو کہ باقاعدہ تواتر کے ساتھ ایک طے شدہ پروگرام کے تحت سارے صوبے میں انسپکشن کرتے رہتے ہیں۔

(iv) ابھی تک صوبائی ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی نے ان لیبارٹریوں میں کسی قسم کے ٹیسٹ کیلئے فیس مقرر نہیں کی ہے لیکن فیسوں کے تعین کیلئے کیس زیر غور ہے اور بہت جلد ہر ٹیسٹ کیلئے فیس مقرر کر دی جائے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

محترمہ شگفتہ ملک: دیکښے جی Last کښے چه دا کوم کوئسچن ما کړے دے، د دے تقریباً د کال نه زیات اوشو۔ دیکښے اخر کښے چه دوئ کوم لیکلی دی، ما د دوئ نه سوال کړے وو چه آیا حکومت مذکورہ لیبارٹریوں میں مختلف قسم کے ٹیسٹوں کیلئے ریٹ مقرر کرتی ہے یا خود اپنی مرضی سے ریٹ مقرر کرتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ دیکښے دوئ لیکلی دی چه "زیر غور ہے" او بیا ئے دا لیکلی دی چه ہر ٹیسٹ کیلئے فیس مقرر کر دی جائے گی، نو د منسټر صاحب نه تپوس کوم چه د دے کوئسچن خو ډیر وخت اوشو، آیا تر اوسه پورے دوئ څه داسے فیس مقرر کړے دے که نه دے کړے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل هیلتھ منسټر صاحب! رشتیا وائی، دا اوګوره ایډمټ شوے دے په 2009-12-30 باندے او په 2010-10-18 باندے د دے جواب راغلے دے جی۔ مونږه دا Deadline ورکړے وو چه دوه هفتو کښے کم از کم جواب ورکوئ، Fifteen days مونږ ټایم ورکړے وو، څو ځله Repeatedly fifteen days، دومره لیټ ولے جوابونه راځی او دے بی بی چه کوم سوال کړے دے نو د دے جواب۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر صحت: شکریه جی۔ دا جواب خو که تاسو خپل ریکارډ اوګورئ نو هغه وخت سره راغلے دے جی خو نن دے کوئسچنز آور کښے د اسمبلئ په فلور باندے دا سوال دلته راغلے دے نو جواب چه کوم تاسو راغوښتے وو او کوم ټائم چه تاسو ښودلے وو نو هغه ټائم فریم کښے دننه تاسو ته راغلے دے خو چونکه اوس دا سوال په دے فلور باندے او په ایجنډا راغلو نو ځکه سوال اوس راغلے دے، ګنی جواب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دغه نه ښایو، هغه نه ښایو، دا شګفته ملک صاحبه چه کوم وائی کنه، دا Sent to Department on 31-12-2009 او Replied received on 18-10-2010، دا ئے اوس په یو یو کوئسچن باندے لیکلی دی چه څومره ټایم ډیپارټمنټ په دے باندے واغستو۔ د دے جواب اوس ورکړئ چه هغوی څه

غواړی جی خو ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ کیلئے پندرہ دن سے زیادہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ کو ئیسچنز پہ نہ لگائے بلکہ ہمارے رولز میں دس دن ہیں،Only ten daysاور آپ ایک سال لگاتے ہیں تو سارے افسران صاحبان جتنے بیٹھے ہیں، وہ سب سن لیں کہ دس دن ہمارے رولز میں ہیں، Maximum گنجائش پندرہ دن کی ہے، پانچ دن اور آپ کیلئے Add کرتے ہیں لیکن اس سے زیادہ گنجائش نہیں ہے، یہ ایک سال والا تو بالکل نہیں ہے۔جی آنریبل منسټر صاحب، دا بی بی څه وائی ؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، باقی سوال تو انہوں نے دیکھ لیا ہے لیکن آخری انہوں نے جو بات کی ہے کہ لیبارٹریز کتنی فیس لیں، یعنی آج تک ان کے اوپر فیس کا کوئی Ban نہیں ہے کہ کس ٹیسٹ کی آپ نے کتنی فیس لینی ہے اور کس کی کتنی لینی ہے ؟ گورنمنٹ ہاسپٹلز کے اندر تو ہے لیکن پرائیویٹ سیکٹر کیلئے As such اس کا کوئی شیڈول نہیں بنایا گیا ہے تو اس کیلئے ہم نے ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کو Revamp کیا۔جناب سپیکر!آپ کی توجہ چاہونگا، ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کو ہم نے Revamp کیا ہے اور اس کے اندر ہم کافی Changes لیکر آئے ہیں اور اس کے ذمے یہ ٹاسک دے دیا ہے کہ جتنی بھی پرائیویٹ لیبارٹریز ہیں، ان کی کیٹگریز کے مطابق فیس کا تعین کیا جائے تاکہ لوگوں سے جو مختلف فیسیں لی جاتی ہیں، ان کو ریگولرائز کیا جائے اور ایک Pattern بنایا جائے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ انشاء اللہ مہینے دو مہینے میں ہم یہ چیز کر کے، چونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اس کو ہم نے اپنے ایکٹ میں یا ہمارے جو رولز ہیں، اس میں تبدیلی کرنا پڑے گی تو پھر وہ فلور پر میں لیکر آؤنگا کیونکہ ایکٹ کے اندر تبدیلی ہونے کے بعد یہ سلسلہ ممکن ہو سکے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی منسٹر صاحب، خو د دوئ خبره ضروری ده، د هیلتھ دا ټول ډاکټرز په دے لیبارټرو باندے چلیږی نو ښه به دا وی چه دا ښومره زر اوشی نو ښه خبره ده۔ دا اوس د بل سوال جواب چه کوم راغلے دے ، دا مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی ؟

مفتی سید جانان: نه دے راغلے۔

جناب سپیکر: ښه لا تاسو له نه دے درغلے ، در اورسیدو۔

مفتی سید جانان: 889 نمبر دے جی۔

جناب سپیکر: نه نه 836 دے۔

مفتی سید جانان: دا بل دے جی، د دے نه مخکښے یو بل دے په ایجنډا باندے۔

جناب سپیکر: هں جی؟

مفتی سید جانان: د دے نه مخکښے یو بل دے جی۔

جناب سپیکر: هں جی؟

مفتی سید جانان: 836 بل دے جی، دا اوس جی ما ته ملاؤ شو۔

جناب سپیکر: بنه تاسو کښینئ جی، یو منټ تاسو کښینئ جی۔ 836 تاسو ته درغلے دے؟

مفتی سید جانان: اوس راغلو جی۔

جناب سپیکر: تاسو به لا کتلے نه وی، خیر دے جی، اودریږه دا ایجنډے والا ختم کړو نو دا به په اخر کښے واخلو جی۔ شگفته ملک بی بی Again سوال نمبر 878۔

* 878۔ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ میں جعلی ادویات کی خرید وفروخت کے تدارک کیلئے محکمہ صحت پالیسی وضع کرتاہے;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ صحت نے جعلی ادویات کی خرید وفروخت کے تدارک کیلئے تاحال کیااقدامات کئے ہیں;

(ii) گزشتہ دوسالوں کے دوران جعلی ادویات کے ضمن میں گرفتار شدہ افراد کی لسٹ فراہم کی جائے، نیز محکمہ اس ضمن میں مزید کیااقدامات کرنے کاارادہ رکھتاہے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) جعلی ادویات کے تدارک کیلئے محکمہ صحت نے درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

(1) ڈرگ انسپکٹروں کی موجودہ کم تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ خزانہ سے مزید 56 پوسٹیں مانگی گئی ہیں، ان کو سفری سہولتیں اور ضروری دفتری سہولیات مہیاکرنے کیلئے پی سی ون تیار کر کے محکمہ پی اینڈ ڈی اور محکمہ خزانہ کو بھیجاہے۔

(2) ڈرگ انسپکٹروں کی چھ خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیج دی گئی ہے۔

(3) تمام ڈرگ انسپکٹروں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ ایسی ادویات کے نمونے لیں جو کہ Unregistered فرموں سے خریدی گئی ہیں، ان پر غیر معیاری یا جعلی کا شبہ ہو۔ اس سلسلے میں ہر ماہ پورے صوبے میں تقریباً 110 نمونے لئے جاتے ہیں اور جعلی غیر معیاری ثابت ہونے کی صورت میں فروخت کنندہ اور بنانے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ ڈرگ انسپکٹروں کو مزید ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ تندہی اور ایمانداری سے کام کریں اور جعلی ادویات اور گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کریں۔ اس سلسلے میں پچھلے چند دنوں میں جعلی ادویات تیار کرنے والی تین فیکٹریاں پکڑی گئیں، ملوث افراد کو موقع پر گرفتار کیا گیا، جن کی ابھی تک ضمانت نہیں ہوئی اور جیل میں ہیں۔

(ii) گزشتہ دو سالوں کے دوران جعلی ادویات کے ضمن میں گرفتار افراد کی لسٹ درج ذیل ہے۔ جعلی ادویات کی روک تھام کے اقدامات کو مزید مؤثر بنانے کیلئے ایکشن پلان تیار کرکے تمام ڈرگ انسپکٹرز کو بھجوا دیا گیا ہے اور اس پلان پر عمل ہو رہا ہے۔

LIST ACCUSED PERSONS ARRESTED

S #	Name of accused persons
01	Muhammad Younas Proprietor M/S Shaheen Health Center Shinkiari Mansehra
02	Abdullah Jee S/O Abdul Malik Qualified persons Shaheen Health Center Shinkiari Mansehra
03	Muhammad Rafique S/O Mashal Khan Proprietor M/S Mansehra Medical Store Kashmir Road Mensehra
04	Muhammad Saeed Qualified person M/S Mansehra Medical Store Kashmir Road Mansehra
05	Fazli Rabbi S/O Ahmad Mian r/o Qadari Mando Khel Mohmand Agency
06	Muhammad Kafeel S/O Fazli Rabbi r/o Mohallah Tateh Khel Tangi Nusrat Zai Tehsil Tangi District Charsadda
07	Imranullah S/O Sardar Ahmad r/o Turangzai District Charsadda
08	Muhammad Farooq Ahmad r/o District Abbottabad
09	Dr. Muhamamad Iqbal r/o District Abbottabad

10	Muhammad Naeem S/O Fazal Dad r/o District Abbottabad
11	Abdul Sajjad S/O Abdul Razzaq r/o District Abbottabad
12	Najeeb S/O Muti-ur-Rehman r/o District Abbottabad
13	M. Khurshid S/O Abdul Rashid r/o District Abbottabad
14	Abu Bakar S/O Liaqat Ali r/o District Abbottabad
15	Mujahid S/O Abdul Haq r/o District Abbottabad
16	Naqeebullah S/O Sultan Aziz r/o District Abbottabad
17	Hazratullah S/O Ghulam Haidar Proprietor Farooq Medical Hall, Daman Market, Tank
18	Muhammad Gul S/O Ahmad Gul Qualified person Farooq Medical Hall, Daman Market, Tank
19	Kareemullah S/O Rehmatullah Proprietor Khwaja Medical Store, Main Bazar, Tank
20	Muhammad Javed S/O Alaf Shah Proprietor Jamshed Medical Store, Tank
21	Layas Khan S/O Meher Dil Khan Proprietor Irfan Medical Store, Tank
22	Said Rasool S/O Bakhta Khan Proprietor White House Medical Store, Tank
23	Muhammad Farooq Proprietor Pak Medical Store, Tank
24	Abid Ali S/O Said Afzal r/o Tutan Batai, Sheikhanu Kalay, Wahid Ghari, Peshawar
25	Sahib Singh Proprietor Sahib Medicine Corner Dabgari Chowk Peshawar
26	Hassan Tariq Proprietor, Munawar Iqbal Employee Hassan Medicose Basharat Market, Phase III, Hayatabad, Peshawar
27	Azmatullah Propreitor Tars Laboratories Small Industrial Estate Kohat Road Peshawar
28	Niaz Ali Shah S/O Murad Ali Shah r/o Naseem Akbar Shah Usakai P/O Shah Jehan, Tehsil and District Bannu
29	Bashir Ahmad S/O Mumtaz M/S Heaven Laboratories Small Industrial Estate Kohat Road Peshawar
30	Muhammad Arif S/O Work Khan r/o Mashu Gagar P/O Badhabair Tehsil and District Peshawar
31	Abdul Wahid S/O Muhammad Sadiq r/o Bismillah Park Street # 5 Mohallah Iqbal Saheed Colony Faisal Abad

	Punjab
32	Zari Gul Proprietor M/S Wazir Medicine Company, Al-Hayat Medicine Market Namak Mandi Peshawar
33	Mubarak Shah S/O Barak r/o Trakha Adizai Tehsil and District Charsadda
34	Abul Wakeel S/O Said Afzal r/o Wahid Ghari Tehsil and District Peshawar
35	Islam Sher S/O Gul Sher Proprietor Khushal Khan Khattak Homeopathic Store Sikandar Pura Peshawar.
36	Sajjad Iqbal Proprietor Shalimar Medicose Opp: HMC Peshawar
37	Razim Khan S/O Jawas Khan r/o Quaidabad Kakshal Peshawar

Mr. Speaker: Any supplementary, Bibi?

محترمہ شگفتہ ملک: ديکښے دا وايم سپيکر صاحب چه دا کوئسچن مخکښے اسمبلئ ته راغلے وو، که تاسو ته ياد وی، تاسو وئيل چه دا ډير Important دے او په دے باندے به مونږ يوه کميټی جوړوؤ خو د هغے نه پس نه تاسو څوک رااوغوښتل او نه مونږ ته څه پته شته چه د دے کوئسچن بيا تاسو څه حل رااويستو؟ ځکه چه دا تاسو کميټئ ته هم ريفر نه کړو او تاسو وئيل چه زهٔ به خپل آفس ته تاسو رااوغواړم خو تقريباً شپږ اووه مياشتے اوشوے چه بيا هيڅ څه دغه نه دے شوے۔

جناب سپیکر: آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب! یہ مجھے بھی ذمہ دار قرار دے رہی ہیں، بی بی صاحبہ کی بات آپ سن رہے ہیں؟

وزیر صحت: آپ ذمہ دار تو ہیں نا جی، ایسی کوئی بات تو نہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے میری Embarrassment ہو رہی ہے، یہ-----

وزیر صحت: ایسی کوئی بات نہیں ہے جی۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کی ایک رولنگ بھی آئی ہوئی ہے جو کہ انہوں نے 2009ء میں دی ہے اور ڈائریکٹ کیا ہے کہ Chalk out a plan، جس کی ایک کاپی ہم نے ساتھ لگائی ہے کہ کس طریقے سے اس کو Enforce کیا جائے۔ یہ جو ڈرگ انسپکٹرز اور جعلی ادویات کا انہوں نے سوال کیا ہے تو اس کے حوالے سے یہ ہے کہ سپریم کورٹ تک یہ کیس گیا ہوا ہے، سپریم کورٹ نے اس پر سوموٹو ایکشن لیکر اس کے اندر ڈائریکشنز دیئے ہیں اور ان ڈائریکشنز کے تحت ہم کام

کررہے ہیں، جس کیلئے جو ڈائریکشنز انہوں نے دیئے ہیں، سپریم کورٹ کی رولنگ اس کے اندر لگی ہوئی ہے، ہم اس کے تحت اس کے اوپر کام کر رہے ہیں اور جعلی ادویات کے جو مینو فیکچررز ہیں، جو لوگ باہر اس کو بھیجتے ہیں اور اس میں جن جن لوگوں کے Against ہم نے ایکشنز لئے ہیں تو وہ تفصیل بھی اس کے اندر موجود ہے اور جو جو کیسز رجسٹرڈ کئے گئے، اس میں موجود ہیں تو Already we have honoured it, Janab Speaker.

جناب سپیکر: ابھی آپ کے خیال میں جو کمیٹی ہم نے پہلے کی تھی، اس کی بنانے کی ضرورت نہیں ہے، اس پر پورا کام ہو رہا ہے؟

وزیر صحت: میں نہیں سمجھتا کہ اس کی ضرورت ہے جی، انشاء اللہ یہ ہم جس طریقے سے، میں ان سے ریکویسٹ کرونگا کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موؤر سے، تھوڑا آنریبل ممبر سے پوچھتے ہیں۔ جی بی بی! تاسو څه وایئ شگفته ملک بی بی؟

محترمہ شگفتہ: زۀ خو جی وایم چه که تاسو دا کمیټۍ ته ورکړئ، دا ډیر Important دے، په دے باندے مونږه ډسکشن کول غواړو۔ دوئ چه کومه خبره کوی چه مونږ لسټ ورکړے دے چه دا کسان گرفتار دی خو دغے مونږ ته څه پته نه لگی چه دا کوم ډیټیل دوئ راکړے دے، دا صحیح دے او که صحیح نه دے؟ زۀ وایم که دا کمیټۍ ته لاړ شی نو په دے باندے به ډسکشن اوکړو، مونږ به هم ځان لږ پوهه کړو او دوئ ته به هم پته اولگی چه څه دی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر صاحب، میں تو ان سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس کو یہ پڑھ لیں، جو ہم نے ان کو دیا ہے اور اگر ان کو پھر بھی اس کی کسی چیز کے اوپر کوئی اعتراض ہے تو میں ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا سکتا ہوں اور ان کی تسلی میں کرا سکتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ کمیٹی میں جائیگا تو پھر چھ مہینے اس پر لگیں گے تو یہ آج ہی ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو حل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آج ٹی بریک میں آپ آ جائیں جی، بیٹھ جائینگے، اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو اس کو پینڈنگ رکھیں گے خیر ہے۔ تاج محمد خان ترند صاحب، تاج محمد خان ترند صاحب، سوال نمبر 879۔

* 879۔ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 09-2008 کے اے ڈی پی میں پورے صوبے کیلئے سول ڈسپنسریاں منظور کی گئی تھیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کے مطابق حلقہ پی ایف 59 بٹگرام کیلئے ایک ڈسپنسری رکھی گئی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ڈسپنسری پر ابھی تک کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت)</u>: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ 09-2008 کے اے ڈی پی میں پورے صوبے میں سول ڈسپنسریوں کے قیام کا منصوبہ شامل کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مذکورہ سکیم متعلقہ ایم پی ایز کی طرف سے درست جگہوں کی نشاندہی کی وجہ سے ایک سال تعطل کا شکار ہوئی۔ نومبر 2009ء میں جگہوں کی نشاندہی مکمل ہونے پر مذکورہ سکیم کے پی سی ون کو بمورخہ 07-09-2009 محکمہ پی اینڈ ڈی صوبہ سرحد کو بھجوایا گیا جس کو 26-09-2009 کے پی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا، جہاں پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام تخمینوں (DCEs) کو چیف انجینئر محکمہ C&W کے توسط سے Rationalize اور یکساں کیا جائے۔ بالترتیب چیف انجینئر محکمہ C&W نے مذکورہ تخمینے 16-01-2010 کو محکمہ صحت صوبہ سرحد میں جمع کروائے جس کا پی سی ون 26-01-2010 کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بھیج دیا گیا ہے، منصوبے کی منظوری کے بعد مذکورہ ڈسپنسری پر کام شروع ہوگا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary, بل پکښې شته جی؟

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جی جناب سپیکر، د 09-2008 په اے ډی پی کښې د امبریلا سکیم لاندے سول ډسپنسرئ وے جی، په هغے کښې چیف منسټر صاحب مهربانی کړے وه او یوه ډسپنسری ئے زما د حلقے د پاره راکړے وه۔ جناب سپیکر، دوه کاله تیر شو او په هغے باندے تر اوسه پورے کار نه دے شروع شوے نو زما د منسټر صاحب نه دا سوال دے، زما د منسټر صاحب نه دا سوال دے چه په هغے باندے به کار کله شروع کوی جی؟

جناب سپیکر: تۀ د ډسپنسرو غم کوے ، هغه بی ایچ یوز، آر ایچ سیز نه دی شروع شوی لا نو تا لا وړے وړے دغه راویستے دی۔ د هیلتھ منسٹر صاحب نه تپوس کوؤ، دا ډسپنسرئ ولے نه جوړیږی جی، دا آنریبل ممبر صاحب څه وائی؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ جو سول ڈسپنسریز کے حوالے سے انہوں نے بات کی ہے تو یہ چونکہ ایک نیا Concept نکلا ہے اور میرا خیال ہے کہ درانی صاحب اس کے خالق ہیں، امبریلا کے، تو جہاں بھی Two hundred schools, thirty dispensaries ہوں تو جب تک 29 کے کاغذات پورے ہوں اور ایک کے پورے نہ ہوں تو وہ 29 بھی لٹکی رہتی ہیں۔ پہلے ہمارے ایم پی ایز صاحبان جن جن کو یہ ڈسپنسریز دی گئی تھیں، انہوں نے سائٹس کی ایک Identification کرنا تھی، انہوں نے سائٹس کی Identification کی، ہم نے اس کے مطابق پی سی ون تیار کیا تو انہوں نے پھر کہہ دیا کہ ہم یہ سائٹس اس جگہ سے اس جگہ لے جانا چاہتے ہیں، اب تقریباً وہ عمل مکمل ہو چکا ہے لیکن جب ہم نے سی اینڈ ڈبلیو کو اس حوالے سے ریفر کیا کہ آپ اس کے Estimates بنائیں اور جب انہوں نے Estimates بنا لیے تو وہ بڑے Irrational قسم کے تھے کہ آپ کی سول ڈسپنسری پر ایک کروڑ روپے لگیں گے۔ یہ کس قسم کی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈسپنسری پر کتنا؟

وزیر صحت: ایک کروڑ روپے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker, Point of order.

جناب سپیکر: اودریږئ جی، بس دا یو سوال دے نو تاسو له موقع درکوم، تاسو به پوره په دے هم اووایئ او په بل به هم جی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، ہم نے سی اینڈ ڈبلیو کو اپنا ایک ڈیزائن بنا کر دیا ہوا ہے کہ آپ اس کو Vet کریں، ٹھیک ہے شاید پشاور میں کنسٹرکشن کی Cost کم ہو اور کوہستان میں زیادہ ہو یا کسی Hilly area میں زیادہ ہو لیکن اتنا Difference نہیں آ سکتا تو انشاء اللہ وہ ہمیں بہت جلد اس کا Estimate دے دینگے اور اس حساب سے وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کتنے وقت میں انشاء اللہ بنیں گے؟

وزیر صحت: میرا خیال ہے کہ دو مہینے اس میں لگیں گے جی اور دو مہینے میں انشاء اللہ یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو مہینے میں کام شروع ہو جائیگا؟

وزیر صحت: نہیں، اس کے ٹینڈرز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیزائن بن جائیگا؟

وزیر صحت: نہیں، ڈیزائن تو بن چکا ہے، اس کے ٹینڈر کی سٹیج آ جائیگی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل ممبر صاحب! دوه میاشتو کښے منسټر صاحب درته کار شروع کوی جی۔

جناب تاج محمد خان ترند: ټهیک شوه جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی درانی صاحب۔ دا دوئ پسے ، که ستاسو څه بله خبره ده؟

قائد حزب اختلاف: په دے باندے لږ خبره کوم او یو وضاحت کوم، چونکه پرسنل هغه زما راغلو جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد حزب اختلاف: دیکښے جی زمونږ ظاهر علی شاه صاحب د امبریلا سکیم خبره اوکړه چه دیکښے که چرته انتیس دی، تیس دی یا Two hundred دی، دا نه وی راغلی نو په دے باندے کار نه شی کیدے۔ دیکښے که تاسو زمونږ ریکارډ اوګورئ جی، دستګیر خان زمونږ اے سی ایس وو، اوس چیف سکرټری دے او زمونږ دا هدایات وو چه په دے امبریلا کښے که یو سکیم راشی، هغه به پی اینډ ډی ته راځی او په تین مهینے کښے چه به په پی اینډ ډی کښے کوم میټنګ کیدو نو هغه مونږ سه روزه کړو چه هره دریمه ورځ به په هفته کښے وی نو په دیکښے جی هیڅ قسمه څه داسے بائنډنګ نشته دے چه دا به ټول په یوه ورځ باندے کیږی، که په دیکښے د کومے ضلعے نه یو سکیم هم راغلو نو د هغے قانونی اجازت دے چه په هغے کښے به پی اینډ ډی میټنګ هم کوی او Approval به هم ورکوی۔ دا د ظاهر علی شاه صاحب په دغه کښے زۀ راولمه چه په دیکښے قطعاً داسے څه شرط نشته دے چه دا به دو سو وی، تیس دی، پچاس دی یا به په یو ځائے باندے راځی چه یوه ضلع مخکښے دا راوړی او چه یو سکیم وی، په هغے

باندے میټنګ کیږی او د دے مخکښے دغه موجود دی چه په دے یو یو سکیم باندے میټنګ شوے دے۔

جناب سپیکر: ستاسو په خیال دیکښے څه داسے Legal compulsion یا دغه نشته چه دا ټول به راځی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا یوه اهم خبره ده، زما په خیال نن د دے ټولو ممبرانو د پاره یوه اهم خبره ده جی۔ دا جی پروسړ کل په اے ډی پی کښے د Water sanitation سکیمونه Per MPA یو یو منظور شوے وو، دا تقریباً څه یو نیم کال برابر شو، په یو نیم کال کښے لا تر اوسه پورے د هغے هغه Estimates جوړ نه شو، د هغے نه پس هم دغه Concept دے، څنګه چه شاه صاحب خبره اوکړه، د ډیپارټمنټ دا Concept دے چه د دے Hundred Identification او د دے Hundred به مونږه Estimates جوړوؤ، د هغے نه پس به هغه پی ډی ډبلیو پی ته ځی او پی ډی ډبلیو پی به د هغے نه پس سینکشن کوی، که داسے خبره وی نو بیا خو ډیره۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میری آنریبل ممبرز سے گزارش ہے کہ خیر ہے، چیف منسٹر صاحب بعد میں بیٹھیں گے، آپ کے کام ہوتے رہیں گے لیکن بہت Important چیزیں ہو رہی ہیں تو ان کے نالج میں لانے کیلئے یہ باتیں ہو رہی ہیں، Kindly ان کو ذرا سننے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: محترم سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان چه کومه خبره اوکړه، په ټی بریک کښے به دوئ سره کښینو، دا به تفصیلاً راواخلو او انشاء الله په هغے باندے به عملدرآمد کیږی، په دے باندے به عملدرآمد کوؤ، دا ما ته پته نه لګی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا داسے خبره ده چه دا چیف منسٹر صاحب مهربانی کړے وه، ما ته ئے هم پکښے راکړی وو او تر دے وخته درے کاله کښے زمونږ هغه شروع نه شو۔

سینئر وزیر (بلدیات): بس هغه معلومات کوؤ، تاسو دا نن پوائنټ آؤټ کړو، د دے به انشاء الله۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ټول ممبران په دے خبره باندے لړ زیات دغه دی نو۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): بالکل، انشاء اللّٰہ د دوئ مکمل تسلی به کوؤ، دوئ سره به خبره کوؤ چه دوئ څنګه وائی هغه شان به کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: ټھیک شوه جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر 889۔

* 889 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 09-2008 کے اے ڈی پی میں سول ڈسپنسریاں منظور کی گئی تھیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ڈسپنسریوں پر ابھی تک کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 میں تیس سول ڈسپنسریاں شامل کی گئی تھیں۔

(ب) چونکہ اس عمل میں متعلقہ ایم پی ایز صاحبان کی طرف سے جگھوں کی نشاندہی اور نشاندہی شدہ جگھوں کے تخمینے بنانا شامل ہیں، لہذا جب تخمینے محکمہ صحت کو موصول ہوئے تو محکمہ صحت نے پی سی ون بناکر محکمہ پی اینڈ ڈی صوبہ سرحد کو بھجوادیئے، جہاں مذکورہ سکیم کو 26-09-2009 پر پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ چیف انجینئران تمام ڈسپنسریوں کے تخمینوں کو مناسب حدود میں لاکر محکمہ صحت سرحد کو بھیجے۔ مذکورہ تخمینے محکمہ صحت کو 19-01-2010 کو موصول ہوگئے، جن کا نظر ثانی شدہ پی سی ون محکمہ پی اینڈ ڈی صوبہ سرحد کو 26-01-2010 کو بھجوادیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

مفتی سید جانان: زهٔ جی دا خبره کوم کنه چه دا ستاسو مردان او صوابئ پله یوه خبره مشهوره ده چه "نن به شی سبا به شی در به کړو پیدا به شی"، دلته چه کله کټ موشنے پیش کیدلے نو ظاهر علی شاه صاحب ما سره وعده کړے وه، د درانی صاحب په خله باندے چه په دغه ډسپنسریانو باندے به زر تر زره کار شروع کوؤ جی، دا د ریکارډ مطابق خبره ده خو تقریباً دا دولسمه میاشت ده او شپږ میا شتے بیا تیرے شولے جی، تر اوسه پورے هیڅ هم ورباندے نه دی شوی خو بیا هم د شاه صاحب نه توقع کوم چه انشاء اللّٰه، مطلب دا دے کار به ورباندے کوی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for health, please.

وزیر صحت: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے جو کوئسچن تھا، یہ Identical question ہے، جس پر ہم نے تھوڑی دیر پہلے بحث کی ہے، وہ سول ڈسپنسریز کو شروع کرنے کے حوالے سے شگفتہ ملک یا ہمارے ترند صاحب نے جو بات کی ہے، یہ اسی حوالے سے اسی کی Replication ہے، ان کا بھی وہی کوئسچن ہے اور اس کا بھی ہے، جیسے انہیں ہم نے کہا کہ بیٹھ کر اگر، درانی صاحب نے جو فرمایا لیکن میری Understanding ہے کہ ایک سکیم ہے اور ایک ہیڈ کے نیچے بہت سکیمز ہیں تو اس کو Individually ہم کیسے Treat کر سکتے ہیں؟ تو یہ ٹی بریک میں بیٹھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے کلیئر کیا کہ ان کے وقت میں ایک ایک سکیم بھی کلیئر ہوتی جا رہی تھی، یہ بڑے واضح الفاظ میں انہوں نے کہا کہ ایک سکیم بھی ان کی۔۔۔۔

وزیر صحت: نہیں، دیکھیں جی میرا تو پھر بھی یہی بیان ہے کہ ایک سکیم کے نیچے یہ سارے سب ہیڈز ہیں، جب وہ سکیم جائیگی تو اب دیکھتے ہیں، جیسے انہوں نے کیا، ہم اس Pattern کو Follow کر لیتے ہیں، کر لیں گے۔

جناب عبدلاکبر خان: سر، اس میں یہ ہوتا ہے، جناب سپیکر! بات اس میں یہ ہوتی ہے، درانی صاحب کی بات کو میں غلط نہیں کہتا لیکن جناب سپیکر، اگر اے ڈی پی میں ایک سکیم آتی ہے ایک نمبر کی اور اس میں لکھا ہوتا ہے کہ Suppose Two hundred primary schools ہیں یا Thirty dispensaries، تو اس سکیم کا Nomenclature پھر ایک ہو گیا، پھر پی ڈی ڈبلیو پی یا ڈی ڈی ڈبلیو پی میں اس کی Cost دیکھی جاتی ہے کہ اگر Cost زیادہ ہے تو پی ڈی ڈبلیو پی میں چلی جاتی ہے، اب اگر پی ڈی ڈبلیو پی کے لیول کی سکیم ہے، اس میں ایک سکیم تو ڈی ڈی ڈبلیو پی میں ہو سکتی ہے کیونکہ اس کی قیمت تو کم ہوتی ہے اور جو Hundred ہوتی ہیں، Hundred کی تو قیمت بہت بڑھ جاتی ہے تو اس کیلئے پھر پی ڈی ڈبلیو پی کرنا پڑے گی۔ اب ایک سکیم کیلئے آپ پی ڈی ڈبلیو پی کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ اس کی Competency سے کم ہے، ڈی ڈی ڈبلیو پی میں کر نہیں سکتے کیونکہ ٹوٹل سکیمز جو ہیں نا، ان کی Cost پھر بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہاں ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ یہ Actual تو پتہ نہیں ہوتا لیکن فرضی طور پر وہ ایک سکیم کی قیمت لگا لیتے ہیں کہ اگر ایک سکول ہم نے دس لاکھ میں بنانا ہے تو دس لاکھ کو Two hundred سے ضرب دیکر اس کی ساری Cost آ جاتی ہے، اس کو پی ڈی ڈبلیو پی سے Approve کر لیتے ہیں اور پھر Subsequently جب ان کی Implementation کی سٹیج آ جاتی ہے تو اس میں پھر

اگر کم اور زیادہ ہو تو پھر اس کی Readjustment ہو سکتی ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کی Two hundred schemes نہیں ہو نگی تو اسے کیسے سٹارٹ کیا جائے گا؟ Estimate

جناب سپیکر: نہ ساری سکیمیں At a time کہاں آ سکتی ہیں؟ وہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Ji, honourable Akram Khan Durrani Sahib.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، مونږ سره عبدالاکبر خان هم وو او بشیر خان هم وو، زۀ به د دۀ نه دا تپوس اوکړم چه ستاسو یو سکیم لیټ شوے دے، In time نه دے شوے؟ په دیکښے جی د هرے ضلعے خپل خپل Cost وی، ټرانسپورټیشن اخراجات، په هغے کښے بیا په پهاړی علاقه کښے زیات اخراجات راځی۔ دا جی تاسو سبا خپل راAوغواړئ، خیر دے د پی اینډ ډی نه څوک راAوغواړئ چه Previous په دے باندے څه طریقه کار وو؟ نو اوس خو په ټول کال کښے چرته دوه ځله یا درے ځله کیږی۔ دا جی مونږ په درے ورځے کښے هم میټنګ کړے دے، په هفته کښے هم شوے دے او په پندره دن کښے هم شوے دے او چه څومره سکیمونه به راتلل نو بس په هغے باندے به فوراً میټنګ کیدو۔ زۀ به سی ایم صاحب ته دا ګزارش اوکړم چه تاسو پی اینډ ډی راAوغواړئ او زمونږ چرته د دوه میټنګز دغه راAوغواړئ، د یو میټنګ هغه دغه را اوغواړئ، په هغے کښے به تاسو ته دا واضح شی چه آیا دا به په کال کښے یو ځل کیدو، دوه ځله به کیدو، که دا به په پندره دن کښے، په سات دن کښے، په بیس دن کښے چه کله به ضرورت وو، دا میټنګ به وو؟

جناب سپیکر: اچھا، مطلب دا دے چه په دیکښے د سکیم نمبر ته به نه کتلے کیدل؟

قائد حزب اختلاف: نه جی، په دیکښے څه ضرورت نشته دے، په دیکښے دا ضرورت نشته دے۔

Mr. Speaker: Three to fifteen days maximum.

جناب عبدالاکبر خان: دیکښے خو به بعضے سکیمز پاتے کیږی۔

قائد حزب اختلاف: نه جی، لکه سکیم خو رالیږی دوئ خو دا خو ضروری نه ده چه دوه سوه به په یو ځائے راځی، په دیکښے که یو سکیم راشی، تاسو ئے سبا راوغواړئ، خیر دے زهٔ به هم یم، که نن ئے په تی بریک کښے راوغواړئ۔

جناب سپیکر: تی بریک کښے۔۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: په تی بریک کښے ئے راوغواړئ، په هغے کښے به تاسو ته زهٔ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! ما خو دغه خبره اوکړه چه دوئ یو فرضی Cost واچوی Per head لکه مثال د یو سکول دس لاکھ روپئ Cost واچوی، هغے له بیا په دو سو کښے ضرب ورکړی، د هغے نه Cost جوړ کړی۔ هغه Total cost د پی ډی ډبلیو پی نه سینکشن کړی، بیا د هغے نه پس ته چه کوم دے، که په هغه سکیم کښے څه فرق راځی، قیمت کښے زیاتے او کمے راځی، هغه Variation کیږی، بعضے ځائے کښے کمے پیسے خرج کیږی او بعضے ځائے کښے زیاتے پیسے خرج کیږی، بیا په هغے کښے هغه Revision خپلو کښے د ننه کیږی۔

جناب سپیکر: دا څنګه چه بشیر بلور صاحب اووئیل کنه، دا وروستو بریک کښے مونږ کښینو، اے سی ایس او سیکرټری پی اینډ ډی دواړه راوغواړئ اوران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ آ جائیں تاکہ پارٹی لیڈرز کے ساتھ وہ بیٹھیں اور ادھر ہی بریک میں یہ مسئلہ حل کریں۔ جی مفتی صاحب! دا یو سوال تاسو پرهاؤ کړو که لا نه مو دے پرهاؤ کړے ؟ بس دے ، مطمئن شو۔ سوال نمبر څه دے جی ؟

مفتی سید جانان: جی سوال نمبر 836 دے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 836 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹل کو تمام ضروری اشیاء، سٹاف اور ایمبولینس گاڑی مہیاکی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں، نیز آیا حکومت مذکورہ ہسپتال کو ضروری سازوسامان، سٹاف اور ایمبولینس گاڑی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) ٹل میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال موجود نہیں بلکہ سول ہسپتال کو کیٹگری ڈی ہسپتال میں اپ گریڈ کیا گیا ہے جس کی تعمیر آخری مراحل میں ہے، جونہی اس کو مکمل کیا جائے گا تو اسے پی سی فور پر تحویل میں لیا جائے گا۔ جہاں تک ضروری اشیاء، سٹاف اور ایمبولینس کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل جز (ب) کے جواب میں درج ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کی ضروری اشیاء اور ایمبولینس کیلئے سال 10-2009 میں 30.456 ملین روپے ریلیز ہو چکے تھے اور ان ساز و سامان بشمول ایمبولینس کو دسمبر 2009 میں ایڈورٹائز کیا گیا، بعد ازاں مختلف فرموں سے ٹینڈرز موصول ہوئے اور ان کی Comparative statement بھی مکمل ہو گئی لیکن ان میں سے 24.303 ملین روپے مالیت کا سازوسامان بشمول ایمبولینس تکنیکی وجوہات کی بناء پر ٹیکنیکل کمیٹی نے Approve نہیں کیا اور متعلقہ رقم مئی 2010 کو Surrender کی گئی۔ باقیماندہ 6.153 مالیت کے سازوسامان کو ٹیکنیکل کمیٹی اور ڈی جی ہیلتھ کی پرچیز کمیٹی سے کلیئر ہونے کے بعد منظور شدہ فرموں کو سپلائی آرڈرز دے دیئے گئے لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے اور سپلائی آرڈرز 30 جون تک مکمل نہ ہونے کے باعث متعلقہ رقم کو (6.153 ملین روپے) بھی Surrender کیا گیا اور پھر نئے سال 11-2010 میں متعلقہ فرموں کو دوبارہ سپلائی آرڈر دے دیا گیا، جن میں سے تقریباً پچاس فیصد ساز و سامان کی سپلائی مکمل ہو چکی ہے اور باقی چونکہ Imported items ہیں، اسلئے متعلقہ فرموں نے مزید مہلت مانگی ہے۔

(نوٹ): بقایا 24.303 مالیت کا سازوسامان اور ایمبولینس کی Specification ڈی جی ایچ ایس آفس سے درست کرنے کے بعد دوبارہ مشتہر کریں گے۔

جناب سپیکر: څه سپلیمنټری سوال پکښے شته؟

مفتی سید جانان: سپلیمنټری جی دا دے چه ټل هسپتال کښے دا سے ایمبولینس ولاړ دے چه د هغه ټائرونه هم کار نه کوی او مطلب دا دے بیټری ئے هم کار نه کوی او وزیر اعلیٰ صاحب یوه ډائریکټیو ما ته راکړے وه سن 2009ء کښے او اوسه پورے جی نه ایمبولینس شته دے ، منسټر صاحب! چه ستاسو په نالج کښے دا وی، تاسو ته دا خبره معلومه وی چه هلته نه اوسه پورے ایمبولینس لاړ دے او نه

اوسه پورے دا نور چه کوم آلات او څیزونه دی، هغه ورته حواله کړے شوی دی او دوئ مونږ ته وائی، دلته کښے ئے لیکلی دی چه "ان میں سے 24.303 ملین روپے مالیت کا ساز و سامان بشمول ایمبولینس تکنیکی وجوہات کی بناء پر ٹیکنیکل کمیٹی نے Approve نہیں کیا"۔ زۂ جی دا تپوس کوم چه هلته څه هغه خبره وه خو مونږ یو، مونږ سره خو نه چا رابطه کړے ده او نه ئے مونږ ته وئیلی دی، زما مطلب دا دے که څه تکلیف وو خو مونږ به ورسره ملګرتیا کړے وه جی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister Sahib, please.

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے 6.153 ملین کا سامان Procure کر لیا ہے، ٹوٹل چھبیس ملین کا سامان تھا، جس میں Equipments اور اس کے ساتھ ایک ایمبولینس شامل تھی، اب اس میں چونکہ ٹائم گزر چکا ہے تو یہ Revision میں گیا ہوا ہے اور یہ Revision میں بھی آ چکی ہے اور اس کو میں نے یہ Ensure کرنا ہے کہ 30th April سے پہلے پہلے یہ ایمبولینس اور تمام Equipments وہاں پہ انشاء اللہ پہنچ جائیں اور باقی Requirements ہم اس کے ساتھ ساتھ اس کی پوری کر لیں گے اور اس کا 50% سامان آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، ٹھیک شوه۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

715 _ انجینئر جاوید اقبال ترکئی: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں حال ہی میں محکمہ پولیس میں میرٹ پر بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ پولیس میں پوسٹنگز/ٹرانسفرز بھی میرٹ پر ہوتی ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع صوابی میں محکمہ پولیس میں حال ہی میں جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کی تفصیل بمعہ مکمل کوائف فراہم کی جائیں;

(ii) گزشتہ دو سالوں کے دوران جو پوسٹنگز/ٹرانسفرز کی گئی ہی، ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) حال ہی میں ضلع صوابی کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 70 افراد بطور کانسٹیبل محکمہ پولیس میں بھرتی کئے گئے۔(تفصیل فراہم کی گئی)۔

(ii) بمطابق ریکارڈ پچھلے دو سالوں کے دوران 8 انسپکٹرز، 30 سب انسپکٹرز، 160 اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، 214 ہیڈ کانسٹیبلان اور 451 کانسٹیبلان کی پوسٹنگز/ٹرانسفرز حسب قواعد عمل میں لائی گئی ہیں۔

718 _ محترمہ شازیہ طہماس خان: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہری رابطہ کمیٹی برائے پولیس پشاور کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کمیٹی کی قانونی حیثیت کیا ہے؛

(ii) کمیٹی کی ساخت و ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ شہری پولیس رابطہ کمیٹی پشاور کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔

(ب) (i) مذکورہ کمیٹی پولیس آرڈر 2002ء کے آرٹیکل 168 کے تحت قائم کی گئی ہے۔

((ii)) ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈاکٹر ناصر الدین اعظم خان

2۔ حاجی محمد جاوید

3۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر

4۔ مسماۃ پروین داؤد کمال

5۔ عبدالجلیل جان

6۔ مولانا عبدالمالک

7۔ جمیل احمد

8۔ حکیم عبدالوحید

730 _ انجینئر جاوید اقبال ترکئی: کیاوزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوابی جہانگیرہ سڑک کے دونوں طرف مختلف اقسام کے درخت کھڑے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سڑک کی کشادگی کی وجہ سے مذکورہ درختان کی مارکنگ کی گئی اور نیلامی کے بعد کاٹ دیئے گئے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سڑک کے دونوں اطراف کی مختلف اقسام کے درختان کی مارکنگ فہرست و نیلامی اور حکومت کو ملنے والی آمدن کی تفصیل سڑک کے دونوں طرف کی الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) صوابی جہانگیرہ سڑک کے دونوں اطراف پر کھڑے کل 3423 عدد درختان کی مارکنگ، کٹائی و نیلامی کر کے جو رقم وصول کی گئی، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	طرف	قسم	تعداد	حجم (مکسر فٹ)
01	دایاں	شیشم	188	7372.22
02	ایضاً	لاچی	290	14116.23
03	ایضاً	گل توت	40	562.1
04	ایضاً	توت	131	4441.6
05	ایضاً	انجیر	04	67.04
06	ایضاً	سفیدہ	03	115.00
07	ایضاً	سرس	**16**	160.05
08	ایضاً	پھلائی	153	3922.9
09	ایضاً	دلو	06	225.4
10	ایضاً	بیر	20	466.5
11	ایضاً	کیکر	13	409.6
12	ایضاً	ایلنتھس	11	123.3
13	ایضاً	بکائن	04	45.3
14	ایضاً	باٹل برش	02	7.7

53.8	06	املتاس	ایضاً	15
5.8	01	اپل اپل	ایضاً	16
73.6	03	سیمل	ایضاً	17
32168.95	891	کل تعداد		

ضمنی مواد: فرنٹیئر ہائی وے اتھارٹی کو جہانگیرہ صوابی روڈ کی کشادگی مقصود تھی، اس سلسلے میں سڑک کے دونوں کناروں پر ایستادہ درختان رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔ ایف ایچ اے نے صوبائی محکمہ ماحولیات کو بذریعہ چٹھی نمبر FHA/Bot/847 مورخہ 13-04-2007 اور چٹھی نمبر FHA/1-85/4442 مورخہ 09-06-2007 ان درختان کو ہٹانے کی درخواست کی۔ محکمہ جنگلات فارسٹ ڈویژن کے اہلکاروں نے ایف ایچ اے کے نمائندے کی نشاندہی پر مختلف اقسام کے 3423 درختان کی مارکنگ کی اور مجاز اتھارٹی سے منظوری ملنے کے بعد ان کی بذریعہ کھلی بولی نیلامی کی۔ نیلامی کیلئے ان درختان کو مختلف لاٹوں میں تقسیم کیا اور سب سے اونچی بولی دینے والے کی منظوری مجاز حکام سے حاصل ہونے کے بعد کامیاب بولی دہندہ کو اس کے کاٹنے کی اجازت دی گئی۔ اس نیلامی سے محکمہ کو ایک کروڑ ستائیس لاکھ، چھتر ہزار چھ سو ترپن روپے کی آمدنی ہوئی جو داخل خزانہ کی گئی۔

733 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 26-05-2009 کو ملاکنڈ فارسٹ سرکل میں ڈپٹی رینجرز کی آسامیوں پر فارسٹروں کو پروموٹ کرنے کیلئے ڈی پی سی کا اجلاس منعقد ہوا تھا؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈی پی سی میٹنگ کی روئیداد جاری ہونے کے بعد فارسٹرز کو ایکٹنگ چارج میں پروموٹ کیا گیا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ فارسٹ سرکل میں فارسٹروں کو ڈپٹی رینجرز کے عہدوں پر ترقی دینے کیلئے مذکورہ بالا ڈی پی سی اجلاس کے بعد یکم اگست 2009ء تک نہ کوئی دوسری ڈی پی سی بنی ہے اور نہ کوئی اجلاس منعقد ہوا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ملاکنڈ سرکل کے 26-05-2009 کے بعد ہونیوالے اجلاس (اگر منعقد ہوئے ہوں) کی میٹنگ کی روئیداد، پروموٹ ہونے والے ڈپٹی رینجرز کے پروموشن آفس آرڈرز، پروموشن رولز اور 25 فیصد کوٹہ میں پروموٹ ہونے کیلئے وضع کردہ Criteria کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ایکٹنگ چارج کے بارے میں قانونی جواز یعنی رولز فراہم کئے جائیں؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات)</u>: (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) (i) 26-05-2009 کے بعد نہ ڈی پی سی کی کوئی میٹنگ ہوئی ہے اور نہ کسی فارسٹر کی ترقی بحیثیت ڈپٹی رینجر کی گئی ہے۔ پروموشن آرڈرز، پروموشن رولز، 25 فیصد کوٹہ اور پروموٹ ہونے کیلئے وضع کردہ Criteria کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ ترقی کا قانونی جواز NWFP Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules 1989 کی شق نمبر 9 میں موجود ہے جس کی نقل فراہم کی گئی۔

728 _ <u>انجینئر جاوید اقبال ترکئی</u>: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ماہ اگست 2009ء میں ضلع صوابی کے گاؤں کالو خان، ادینہ اور اسماعلیہ میں سینکڑوں لوگ طوفانی بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کا بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کی طرف سے متاثرین کو کیا امداد دی گئی ہے، نیز حکومت کی طرف سے ہر گاؤں کو دی گئی امداد کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ مورخہ 16-08-2009 کی صبح شدید طوفانی بارشوں کی وجہ سے ضلع صوابی کے مواضعات کالو خان، ادینہ اور اسماعیلہ میں سیلاب آیا تھا جس سے سینکڑوں لوگ متاثر ہوئے، جن میں ایک بچی عمر چار، پانچ ماہ جاں بحق اور چار افراد زخمی ہوئے اور اس طرح کافی مالی نقصان ہوا، اس کے علاوہ چند دیگر ملحقہ مواضعات بھی سیلاب سے متاثر ہوئے۔

(ب) حکومت صوبہ سرحد نے مبلغ -/300,000 روپے عوضانہ برائے فوت شدہ و زخمی افراد فراہم کئے ہیں، دیگر امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام موضع	آٹابوری	گھی ڈبہ	دال بوری	چاول کلو	چینی کلو	ٹینٹ	NFIs
اسماعلیہ	1875	1731	91	165	20	71	270
کالوخان	1250	1148	71	165	20	50	190
ادینہ	1250	574	41	165	20	50	190
کرنل شیر کلے	625	1382	196	165	20	329	1690
مہر علی	-	20	02	-	-	-	-
شیر درہ	-	30	03	-	-	-	-
پر مولی	-	30	04	-	-	-	-
غلاماں	-	20	03	-	-	-	-
شیخ جانہ	-	40	04	-	-	-	-
خیشاء	-	20	02	-	-	-	-
سنگ بھٹی	-	10	01	-	-	-	-
بندے اوبہ	-	05	01	-	-	-	-

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: سردار شمعون یار خان09-12-2010تا15-12-2010؛ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب اور ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 9و 10 دسمبر 2010؛ جناب وجیہہ الزمان خان، جاوید اقبال ترکئی اور سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 09-12-2010 یعنی آج کیلئے جبکہ سید مرید کاظم شاہ صاحب نے 09-12-2010تا23-12-2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani</u>: Point of order, Sir!

جناب سپیکر: یو منټ جی، دوئ ته مے اجازت ورکړے دے ، ثاقب خان! دوئ پسے۔ جناب اکرم خان درانی صاحب پہلے، اس کے بعد یہ آپ کا ہاؤس ہے، جس طریقے سے آپ چاہیں گے تو ٹائم دیں گے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ چونکه چیف منسټر صاحب ناست دے او د دے وخت نه به مونږ لږه فائده واخلو چه یو ډیر اهم سکیم دے چه د دے صوبے او د هغه غریبو خلقو دے چه د چا په کور کښے د یو وخت روټئ نه وی، د چا په کور کښے د یو وخت د دوائی د پاره پیسے نه وی، د دے د پاره مونږ د اعجاز قریشی صاحب په سربراهئ کښے کښیناستو چه مونږ دا سے یو سوچ اوکړو او د دے غریبو خلقو خیال اوساتو چه څوک بیمار شی او د هغه د علاج پیسے نه وی نو مونږ یو تنظیم جوړ کړو او للسائل والمحروم نوم مو ورله ورکړو او بیا عبدالله صاحب ته مونږ ګزارش اوکړو چه ستاسو د چیئرمین شپ د لاندے مونږ د دے ټوله قانونی ډهانچه هم جوړوؤ او ستاسو د سرپرستئ لاندے به په دے صوبه کښے خلقو ته هغه دوائی او ورسره جی ډیر د هغے نور پهلو دی، په ایجوکیشن کښے کار کوی نو اوس مونږ اوریدلی دی چه هغه تنظیم ختمیږی، نو د دے سره جی که تاسو د دے تنظیم رپورټ رااوغواړئ او زهٔ به دا ګزارش هم کومه چه یره تاسو ئے راولئ چه د دے د افادیت د پاره مونږ اوګورو چه واقعی دے تنظیم په دے صوبه کښے د غریبو خلقو د پاره څه کار کړے دے؟ په تعلیم کښے ، په صحت کښے ، په Awareness کښے چه دلته ئے شعور ورکړو د مختلف بیمارو نه د بچاؤ د پاره، په دیکښے به فری کیمپونه لګیدل، زهٔ د دے حکومت هم ستائنه کوم چه د ایډز او هیپاټائټس سی د پاره دوئ هیلتھ ډیپارټمنټ ته په خپل بجټ کښے هم څه Provision ایښے دے ، پیسے ئے ایښودے دی نو زما به دا ګزارش وی، چونکه ډیر په محنت باندے مونږ جوړ کړے وو او د دے لوئے افادیت دے ، په هغے کښے به تاسو ته د هغے ټول کارونه مخے ته راشی نو زما به دا ګزارش وی چیف منسټر صاحب ته ستاسو په ذریعه باندے چه په دے فیصله باندے نظرثانی اوکړی او په دیکښے جی د ډیرو غریبو خلقو چه تاسو هسپتالونو ته لاړ شئ، د هغوی علاج شروع دے ، په هغے کښے مختلف قسم سهولتونه دی نو پیسے هم تقریباً مونږ څه چالیس کروړ روپئ ورکړے وے ، د دے

مونږ ته صحیح معلومات نشته چه واقعی دا فیصله هم داسے ده چه دا تنظیم ختمیږی خو داسے خدشات غوندے دی چه مونږ ته کوم خبر راغلے دے ، نو مونږ ستاسو په ذریعه وزیر اعلیٰ صاحب ته دا خواست کوؤ چه دا دغه د صوبے د غریبو خلقو د پاره دے ، که دوئ په دے خپله فیصله که چرته وی چه نظرثانی اوکړی۔

جناب سپیکر: دا Matter خو یو دے ، عبدالاکبر خان ستاسو او د سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب دا کال اٹینشن او ایډجرنمنټ موشن، په دے One by one دواړه ئے پیش کړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: دا هم ډیر اهم دے۔

جناب سپیکر: دا دواړه، دا هم ورسره اهم دے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منټ، تهٔ اودریږه، دا هم ورسره شی جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، ایک بہت ضروری، بہت بہت-----

جناب سپیکر: ایک منٹ موقع دیتے ہیں جی، یہ ایک منٹ ذرا ان کو دے دیں تاکہ ایجنڈا بھی ساتھ نکالتے جائیں نا۔ جی، ون بائی ون۔ عبدالاکبر خان! دا کال اٹینشن دغه-----

جناب عبدالاکبر خان: سکندر خان، یہ کرلیں جی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! اپوزیشن لیډر چه په کوم پوائنټ آف آرډر باندے خبره اوکړه او په دے باندے د حکومت دا Response چه کوم دے ، بلکه چیف منسټر صاحب ناست دے ، زهٔ د اپوزیشن لیډر سره متفق یمه چه دا اداره انتهائی فلاحی اداره ده، د غریبانانو خلقو د دے نه ډیر زیات امیدونه وابسته دی نو زما په خیال په دے باندے که ټائم ایږدئ یا اوس، نو په دے باندے Response راتلل ډیر زیات ضروری دی-----

جناب سپیکر: دا کوؤ جی۔

سید محمد صابر شاہ: او زهٔ د اپوزیشن لیډر چه کوم تجاویز-----

جناب سپیکر: حمایت کوئ ؟

سید محمد صابر شاہ: دا کوم دغه دے ، نو په دے باندے زۀ وایمه چه دا یوه ډیره جائزه خبره ده جی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔

یکساں تحریک التواء اور توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Joint motion to be moved by Mr. Abdul Akbar Khan and and Sikander Hayat Khan Sherpao Sahib. Please, one by one.

جناب عبدالاکبر خان: سر، ان کا تو کال اٹینشن نوٹس ہے، اگر انہوں نے پیش کیا تو اس پر تو ڈسکشن ہو نہیں سکتی بلکہ صرف گورنمنٹ سائڈ جواب دے گی۔ میری تو ایڈ جرنمنٹ موشن ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ پہلے پیش کریں نا، آپ پہلے پیش کریں۔ جی عبدالاکبر خان پلیز، پہلے یہ کر لیں جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر ،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن اس پہ تو ایڈ جرنمنٹ موشن پہلے آ رہی ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: (جناب عبدالاکبر خان، رکن اسمبلی سے) آپ پہلے کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: Okay۔ جناب سپیکر، کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ صوبہ پختونخواسے گڑ کی برآمد پر پابندی سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ اس فیصلے سے صوبہ بھر میں گنے کے کاشتکاروں میں بے چینی پیدا ہوئی ہے اسلئے جناب سپیکر، اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر، یہ گڑ اس صوبے کی ایک انتہائی اہم فصل ہے اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ جو Belt ہے، پشاور اور مردان کی جو ویلی ہے، اس میں جس طرح کا گنا پیدا ہوتا ہے اور جس طرح گڑ پیدا ہوتا ہے تو میرے خیال میں دنیا میں کہیں بھی، سارے پاکستان کو تو چھوڑیں، سارے افغانستان کو تو چھوڑیں ٹوٹل دنیا میں کہیں بھی ایسی گڑ پیدا نہیں ہوتا جس طرح گڑ اس Belt میں پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ ہمارا یہ صوبہ غریب ہے اور کاشتکار بھی چھوٹے چھوٹے زمینوں کے مالک ہیں، کوئی پانچ جریب تو کوئی دس جریب زمین کا مالک ہے تو یہی فصل وہ کاشت کر کے گڑ بناتے ہیں اور پھر وہ گڑ بیچ کر سارا سال اس کو کھاتے ہیں۔ جناب سپیکر، پتہ نہیں کہ کیوں، کیونکہ خاصکر یہ جو دو فصلیں ہیں، ٹوبیکو اور گڑ کی جو فصل ہے، اس پر کیوں نظریں لگی ہوئی ہیں، کیا کپاس پہ پابندی لگائی گئی، کیا چاول کے باہر جانے پر پابندی لگائی گئی؟ یہ تو صرف یہاں پر فاٹا کو جاتا ہے اور افغانستان کو زیادہ تر جاتا ہے اور فاٹا کو جاتا ہے، وہاں پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے اور یہ بھی میں آپ کو بتا دوں کہ جو گڑ کی چائے پینے والے ہیں، وہ بھی سارے پاکستان میں صرف صوبہ سرحد میں ہیں جو گڑ کی

چائے پیتے ہیں اور یہ فاٹا اس کے ساتھ شامل ہے۔آپ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ فاٹا کو صوبہ سرحد میں شامل کرو، ایک طرف تو کہتے ہیں کہ وہ پٹھان ہیں، ایک طرف تو کہتے ہیں کہ بہادر پٹھان ہیں اور پھر ان کو یہاں سے کیوں نہیں چھوڑتے ؟ اگر یہ سنٹرل ایشیاء بھی جاتا ہے، کیونکہ جناب سپیکر، اس کی زیادہ کھپت جو ہے وہ سنٹرل ایشین سٹیٹس میں ہے، میں اور نہیں کہتا لیکن سنٹرل ایشین سٹیٹس میں ان سے تو ایک چیز بنائی جاتی ہے جو دنیا میں کسی اور سٹیٹ میں نہیں بنائی جا سکتی تو جناب سپیکر، میرا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ یہ ایک ایسی فصل ہے کہ جس سے غریب کاشتکاروں کی زندگیاں وابسطہ ہیں، اب پنجاب میں تو گڑ پیدا نہیں ہوتا اور اگر پیدا ہوتا۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، اگر یہ کہتے ہیں تو اس کو Accept کرتے ہیں، اس کو بحث کیلئے ہم Accept کرتے ہیں تو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ یہ اس پر بات کریں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: سکندر خان، Matter چونکہ ایک ہے نا تو آپ بھی اپنا کال اٹینشن پیش کریں جی۔

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker Sir, I would like to draw the attention of the House to a matter of public importance, which is the unconstitutional ban on the supply of Gur to the FATA. According to Article 151 of the Constitution, no such ban can be imposed without the approval of the Parliament. This clearly shows that this ban is unconstitutional and it should be removed as it is affecting the people of FATA and the farmers of our Province.

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وزیراعلیٰ صاحب جواب دیں گے۔

Mr. Speaker: The Honourable Chief Minister Sahib, Leader of the House, please.

(تالیاں)

ایک آواز: ہاؤس کو Put کریں جی۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کی طرف سے پہلے جواب سن لیتے ہیں، پھر ہاؤس کو Put کریں گے۔جی۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): محترم سپیکر صاحب، ډیره مهربانی چه ما له مو هم دا موقع را کړه، په دے هاؤس کښے دوه ډیر Important issues نن پورته کړے شو، یو محترم اکرم خان درانی صاحب او بیا پیر صابر شاه صاحب په هغے ایشو باندے هغوی سپورټ کړل او دواړه له خیره زمونږ د صوبے مشران دی، زما خپل مشران دی او هغوی په یوه ډیره اهمه موضوع باندے دلته خبره اوکړه او د هغے سره سره بیا عبدالاکبر خان او سکندر خان هم په یو ډیر زیات Important issue باندے خبره اوکړه چه هغه Directly affect کوی زمونږ د خیبر پختونخوا صوبے زمیندار او غریب خلق. تر څو پورے چه د تنظیم تعلق دے، درانی صاحب چه د کوم تنظیم ذکر اوکړو، زهٔ بالکل فلور آف دی هاؤس د دے خبرے اعتراف کوم چه د ایم ایم اے په گورنمنټ کښے دا شروع شوے وو او دا یو ډیر ښه قدم وو، زهٔ ئے پخپله Appreciate کوم او دے تنظیم په مختصر وخت کښے د ډیرے ښه کارکردگئ مظاهره کړے ده (تالیاں) او زما د معلوماتو مطابق په جون 2009ء کښے د دے وخت مکمل کیدو، هغه پوره کیدو، دا د یو خاص وخت د پاره وو، د یو ټائم د پاره وو او په جون 2009ء کښے هغه وخت پوره کیدو خو ما ته چه کله بیا کیس راغے جی چه د دے چونکه وخت پوره شو او دا د اوس مونږ ختم کړو نو ما د هغه کیس سره اتفاق اونکړو او ما د دسمبر پورے هغے ته وخت ورکړو، د Coming December پورے چه د Coming December پورے به مونږ دا Continue اوساتو او بیا به دا مونږ Revisit کوؤ. اوس زهٔ د دے په Merits او Demerits کښے قطعاً تلل نه غواړم خو چه د دے صوبے دوه ایکس چیف منسټرز چه د دے صوبے د خلقو مینډیټ ورته حاصل وو او نن هم هغوی زمونږ مشران دی او هغوی دواړه یو ریکویسټ کوی، یو خبره کوی نو یقینی خبره دا ده چه هغه به د دے صوبے او د دے صوبے د خلقو د بهترئ د پاره وی. جون کښے به بیا مونږ کښینو، د بجټ په موقع به دوباره مونږ خپله صلاح مشوره کوؤ خو دا زهٔ یقین دهانی دوئ له ورکوم چه کم از کم په دے فنانشل ایئر کښے مونږ د غه تنظیم او د هغے Activities قطعاً نه ختموؤ، وړاندے به ئے هم انشاء الله جاری ساتو، دا په فلور آف د هاؤس زهٔ د دوئ سره Commitment کوم جی (تالیاں) او د جون نه پس هم چه څه فیصله کوؤ نو زهٔ به هغه فیصله کم از کم د

اکرم خان درانی صاحب او د محترم پیر صابر شاه صاحب سره به صلاح او مشوره کومه که خیر وی، هر څه فیصله چه وی۔ بیا چه دا کومه خبره دلته د ګړے د پابندئ په حواله اوشوه، یو کنفیوژن دا Create شوے وو چه کله د شوګر کرائسز راغلل، یو ټاسک فورس جوړ کړے شو د اے سی ایس ډیویلپمنټ په سربراهئ کښے او هغوی ته دا ذمه واری مونږ ورکړه چه هغوی د Ensure کړی چه د ټی سی پی نه کومه چینی مونږ پورته کوؤ د هغے د پاره د Fair distribution اوشی او خلقو ته د چینی په اسانه ملاؤ شی، هغه ټاسک فورس چرته په خپل Recommendations کښے، یو Recommendation ئے دا هم ورکړے وو چه ترڅو پورے زمونږ د خپلو شوګر ملز چینی په مارکیټ کښے دستیاب نه ده نو د هغے پورے د دے چینئ Substitute خاصکر زمونږ په پختونخوا صوبه کښے چه کوم دے، هغه ګړه ده او که چینی دستیاب نه وی یا کمه وی نو کم از کم خلقو ته د هغے د Substitute په شکل کښے ګړه دستیاب وی چه کم از کم د هغوی هغه ضرورت پوره شی، لهذا د دغے یوے میاشتے د پاره هغوی اووئیل چه په دے د پابندی وی، دا د هغوی Recommendations وو او د فیډرل ګورنمنټ د طرف نه هم په دیکښے انسټرکشنز راغلی وو خو چه کله زهٔ د دے Recommendations نه خبر شومه، دا تقریباً اووه اته ورځے مخکښے خبره ده څکه چه ارباب صاحب له کوم کاشتکاران راغلی وو او کوم زمیندار راغلی وو او دوئ ته ئے ریکویسټ کړے وو او اخباری بیانات ما اوکتل نو ما پخپله کمشنر پشاور ته انسټرکشنز ایشو کړل چه پولیټیکل ایجنټ خیبر ایجنسی کومه پابندی لګولے وه چه هغوی پرمټس نه ورکول، هغوی ته ما انسټرکشنز دا ورکړل چه فوری پولیټیکل ایجنټ ته تاسو دا اووایئ او ګورنر آفس ته دا ریکویسټ اوکړئ چه هغوی د فوری طور پرمټس ورکول شروع کړی۔ دے وخت کښے As I am standing د صوبائی حکومت د طرفه هیڅ قسمه پابندی نشته دے، که فرض کړه یو افسر بیا هم پابندی یا رکاوټ پیدا کوی نو تاسو مهربانی دا اوکړئ چه د هغے نشاندهی اوکړئ، زهٔ پخپله دا Responsibility اخلم چه د پراونشل ګورنمنټ د طرفه به مونږ دا Impose کوؤ انشاء اللہ۔ (تالیاں)
ترڅو پورے چه د فیډرل ګورنمنټ تعلق دے، څو پورے چه د فیډرل ګورنمنټ

تعلق دے As such د هغے ډیره Clarity دے وخت کښے نشته دے ، لږ کنفیوژن دے چه آیا فیډرل ګورنمنټ په دیکښے څه Restrictions impose کړی دی او که نه دی Impose کړی؟ خو زۀ به دے ټول هاؤس ته یو ریکویسټ اوکړم او خواست به زۀ دا اوکړم چه بجائے د دے چه، بحث خو به مونږ هله اوکړو چه په دیکښے زمونږ څه اختلاف رائے وی یا زمونږ سوچ بدل وی، په دے نه اختلاف رائے شته، نه سوچ بدل دے ، د ټولو خبره یوه ده، لهٰذا زما به دا ریکویسټ وی چه نن مونږ د دے اسمبلئ نه د یو ریزولیوشن په شکل کښے فیډرل ګورنمنټ ته Loud and clear message ورکړو چه مونږ قطعاً داسے پالیسز نه منو چه هغه زمونږ فارمرز Affect کوی، زمونږ خلق Affect کوی، لهٰذا که د هغے اړخه څه Restrictions، څه پابندی وی نو زمونږ ریکویسټ او خواست دا دے چه فوری طور د هغه اوچت کړے شی او هغه د ختم کړے شی، دغه به زما دے ټول هاؤس ته ریکویسټ وی او پراونشل ګورنمنټ د طرفه There is no such restrictions، هغه زما Commitment دے۔ مهربانی۔

(شور)

جناب سپیکر: بس اسکے بعد، آپ اگر سارے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں بے حد مشکور ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کا اور پراونشل گورنمنٹ کا، اگر یہ اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں تو بالکل ہم ٹی بریک میں ریزولیشن ڈرافٹ کرلیں گے، ان کی مرضی سے اور سب کی مرضی سے ایک جوائنٹ ریزولیشن جو Unanimous ہو اور Forceful resolution ہو، وہ اس ہاؤس سے پاس کرائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، زۀ د چیف منسټر صاحب شکریه ادا کومه چه په کومو د رنو الفاظو باندے دوئ زمونږ ریکویسټ Accept کړو، دا به د دے صوبے د عوامو د پاره انشاء الله ډیره د خیر فیصله وی۔ په هغے باندے زۀ د صابر شاه صاحب د طرف نه هم شکریه ادا کوم، که دے پخپله ادا کوی او بیا ورسره ورسره زمونږ به دا ګزارش وی چه څنګه دوئ اوویل چه په جون کښے به

خیر دے مونږ د یو بل سره کښینو او دے ته به یو داسے حیثیت ورکړو چه وروستو ختمیدے هم نه شی، کوشش به داسے پرے اوکړو او باقی جی مونږ په دیکښے بالکل د چیف منسټر صاحب چه کومه رائے ده چه مونږ به یو قرارداد راوړو او په دیکښے به مونږ په واضحو الفاظو سره په شریکه باندے فیډرل گورنمنټ ته دا گزارش هم اوکړو او لږ به گله اوکړو چه ځنے مسئلے زمونږ د صوبے داسے وی چه دلته ئے مونږ سره ډیر اهمیت وی، تاسو ته د هغے علم نه وی، لکه د گړے خبره ده، زمونږ د چارسده او مردان ویلئ چه دی، دا د هغوی یو اهم فصل دے جی نو آئنده هم زمونږ د صوبے د حکومت سره، د دوئ په صلاح باندے داسے اقدام کوی چه په هغے کښے د صوبے د حکومت مرضی شامله وی نو مونږ به کښینو جی، په ټی بریک کښے او یو قرارداد به په شریکه راوړو او یو ځل زهٔ بیا شکریه ادا کوم د چیف منسټر صاحب، د دواړو د ټریژری او د گورنمنټ په لیول باندے۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: ثاقب الله خان! که د چائے د پاره، که یو پیاله چائے اوڅښکو او بیا راشو؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب، په یو دوه منټه کښے زهٔ خپله خبره کومه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس د دوه منټو نه به زیاته خبره نه کوئ۔ جی، ثاقب الله خان۔ ثاقب اللہ خان کا مائیک آن کریں جلدی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ سر، دا زما مسئله د ایجوکیشن مسئله ده او ډیره ضروری مسئله ده، زمونږ د دے قوم مستقبل ورسره وابسطه دے جی۔ سر، دا زمونږ ماشو خیلو علیزئ کښے یو سکول کښے کنسټرکشن مونږ کار کوؤ لگیا یو جی، سر زهٔ دوه درے ورځے مخکښے پاؤ کم یولس بجے، جناب سپیکر صاحب! پاؤ کم دولس بجے زهٔ هلته کښے تلے وومه او هلته مونږ په این جی او باندے څه کار شروع کړے دے جی، د هغے انسپکشن له تلے وومه، هغه مے کتلو جی، هلته چه لاړمه نو ماشومان د گیټ نه راوتل لگیاوؤ خو

چه د ننه لاړو نو استاذان نه وو، تپوس مے اوکړو، وئیل ئے چه هیڅ مسټریس شته دے باقی نشته۔ د هغوی نه مے تپوس اوکړو چه خورئ ستاسو استاذان چرته دی؟ هغوی اووئیل چه مونږ دولس بجے چهټی کوؤ، ما وئیل چه دولس بجے چهټی ولے کوئ؟ وائی چه دلته کنسټریشن روان دے، ما وئیل ستاسو کنسټر کشن کښے څه کار دے چه تاسو دولس بجے چهټی کوئ؟ هغوی وئیل چه نه، مونږ اوس یولس دولس بجے چهټی کوؤ۔ سر، پته اولګیده چه هلته پرائیویټ سکول روان دے، پرائیویټ سکول کښے، هیڅ مسټریس پرائیویټ سکول چلوی، یوه بجه د سکول Timing دے او دولس بجے-----

<u>جناب سپیکر</u>: نه سرکاری ټیچره بل سکول چلولے شی، د دے اجازت شته؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، دا ترے ما تپوس اوکړو چه تاسو ته اجازت د سکول چا درکړے دے؟ هغوی اووئیل چه ما سره شته، نو ما وئیل چه ایجوکشن ډیپارټمنټ څنګه د سکول Timing کښے د پرائیویټ سکول اجازت ورکوی؟ خیر هغه خبره جی، هلته نه ما ای ډی او صاحب ته ټیلی فون اوکړو چه دا خبره ده او تاسو په دے باندے نوټس واخلئ او څه اوکړئ چه دا خو ډیره غټه مسئله ده، که تاسو اجازت ورکړے هم دے نو د یوے بجے نه پس ورکوئ، د هغے نه مخکښے مه ورکوئ جی۔ سر پرون مے ورته بیا ټیلی فون اوکړو، نن مے اوکړو، اوس هم هیڅ خبره نه ده شوے۔ مسئله داسے ده جی چه په دے فلور آف دی هاؤس هم، مخکښے هم داسے Irregularities شوی وو چه د هغے مونږ له دلته منسټر صاحب ایشورنس راکړے وو چه دا به اوشی د پی ټی سی په Requirements کښے، هغه هم مونږ ورته ورکړو، په هغے باندے شپږ، لس میاشتے اوشوے، انکوائریز د اوشی او اونه شی، اوئے منل چه دا غلط کار شوے دے، Terminations نشته دے جی۔ سر، د دے ایجوکشن به څه کوؤ جی، ریکویسټ دا دے چه د دے څه-----

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}</u>: سپیکر صاحب!

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Bashir Bilour Sahib, honourable Minister Sahib, please.

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ثاقب الله خان ما سره خبره اوکړه او ما ورته دا اووئیل، تاسو په هاؤس کښے پیش کړو نو زهٔ دا ورته تسلی ورکوم چه ای ډی او به هم رااوغواړو او دا به معلومات کوؤ چه دا Permission نه دے ورکړے شوے نو دا میډم ځنګه پرائیویټ سکول چلوی او بیا د Timing نه مخکښے خلقو ته ولے چھټی ورکوی؟ د دے خلاف به ایکشن واخلو چه غلط کار کوی نو خامخا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔پندرہ منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: څه شیز دے؟ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ مسٹر خوشدل خان!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! کورم کا مسئلہ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس وقت ہماری اسمبلی کے جو لوگ ہیں، وہ بھی آجائیں گے جو چائے پینے کیلئے گئے ہوئے ہیں، تو پوائنٹ آف آرڈر پر چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کورم کی وہ کرلیں کہ کورم پورا ہے کہ نہیں ہے؟

Mr. Speaker: Countdown, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): آپ اپنی کرسی پر آجائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ تو اپنی کرسی پر بھی نہیں ہیں، کورم کی تو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کم از کم یہ پوائنٹ آؤٹ ہو گیا تو آپ کورم کا ذرا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر: اپنی سیٹ سے یہ بات کریں اور Countdown, please۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بعض اوقات بہت Important مسئلے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب ایک دفعہ کورم پوائنٹ آؤٹ ہو جائے تو پھر کارروائی آگے نہیں چل سکتی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Countdown, please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Twenty six. The sitting is adjourned till 10:00 A. M of tomorrow morning.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 10 دسمبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

تفصیل بحوالہ غیر نشاندار سوال نمبر 730

نمبر شمار	طرف	اقسام درختان	تعداد درختان مارک شدہ	حجم	قیمت مال	ڈیوٹی	ایف ڈی ایف	سیلز ٹیکس	کل رقم
				cft	Rs	Rs	Rs		Rs
01	دایاں	شیشم	188	7372.22	2307090	104592	27398	-	2439080
	ایضاً	دوسرے درختان	703	24796.73	1465449	176115	88057	27394	1757015
ٹوٹل			891	32168.95	3772539	280707	115455	27394	4196095
02	بایاں	شیشم	381	11395.10	3523705	194222	47903	41590	3807420
	ایضاً	دوسرے لاچی	2151	67133.09	3951842	512143	249072	60081	4773138
سب ٹوٹل			2532	78528.13	7475547	706365	296975	101671	8580558
کل ٹوٹل			**3423**	**110697.08**	**11248086**	**987072**	**412430**	**129065**	**12776653**